

2 حقیقی شعبہ

3.1 عمومی جائزہ

مالی سال 21ء میں معاون زرعی پالیسی، بروقت مالیاتی اعانت اور کووڈ 19 کے بحران پر قابو پانے کے لیے اسمارٹ لاک ڈاؤن کے نفاذ کے نتیجے میں معاشی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں دیکھی گئی خام بحالی دوسری سہ ماہی میں زیادہ پختہ ہو گئی۔ صنعت میں غذائی پروسیسنگ اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے تعمیرات سے منسلک اجزا میں زیادہ نمو ہوئی۔ زراعت کے شعبے میں موسم ربیع کے خام مال اور گندم کی فصل کی بوائی کے رقبے کے ابتدائی اعداد و شمار حوصلہ افزا ہیں۔ خدمات کے شعبے میں تیزی کو اجناس کے پیداواری شعبوں سے فائدہ پہنچا اور اس کے ساتھ پراکسی اظہاریے مجموعی بہتری کے عکاس ہیں۔ اسی طرح، صوبائی صنعتی سروے مینوفیکچرنگ روزگار میں اضافے کے عکاس ہیں، جو بظاہر بحال ہو کر کووڈ سے پہلے کی سطح کو چھونے کی راہ پر گامزن ہے۔

2.1 معاشی نمو

ریٹ کو 625 بیس پوائنٹس کم کیا۔ سرمایہ کاری اور پیداواری سرگرمیوں کو قلیل اور طویل مدتی رعایتی فنانسنگ اسکیموں بشمول عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) اور برآمدی مالکاری اسکیموں کی حد میں توسیع سے بھی تقویت ملی۔ اسٹیٹ بینک کی روزگار اسکیم سے بھی ملازمتوں کو برقرار رکھنے کے لیے بروقت مالی اعانت فراہم ہوئی اور لاکھوں ملازمتوں کو تحفظ دینے میں مدد ملی۔

ان مربوط اقدامات سے معاشی بحالی کو تقویت ملی، جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شروع ہوئی اور دوسری سہ ماہی میں مستحکم ہو گئی۔ صنعتی شعبے کی بحالی قابل ذکر تھی کیونکہ اس میں مالی سال 14ء کے بعد سے بلند ترین نمو درج کی گئی، جس میں غذائی پروسیسنگ اور تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی بہتری نے اہم کردار ادا کیا۔ غذائی پروسیسنگ کے شعبے نے چینی، تمباکو اور آٹا پینے کے ذیلی شعبوں میں توسیع کے بل بوتے پر اس مدت میں متاثر کن نمو درج کی۔ اسی طرح کووڈ کی بلند ترین سطح کی مدت میں حکومت کی جانب سے جلد بحالی کے لیے اعلان کردہ تعمیراتی پیکج کا بھی اس شعبے پر مثبت اثر مرتب ہوا۔ علاوہ ازیں، برآمدی نوعیت کی صنعتوں خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے نے بھی حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے مربوط پالیسی اقدامات کے جواب میں اچھی کارکردگی دکھائی۔ اس کے ساتھ سال گزرنے کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی رفتار میں اضافہ ہوا اور اس کی پیداوار میں نمو مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں مثبت ہو گئی۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں معیشت اپنی کووڈ سے پہلے کی سطح دوبارہ حاصل کرنے کے لیے تیار تھی۔ صنعت میں اس کی عکاسی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سرگرمیوں میں تیزی اور پنجاب اور سندھ میں مینوفیکچرنگ شعبے کے روزگار کے اعداد و شمار کی کووڈ سے پہلے کی سطح پر بحالی سے ہوتی ہے۔ زراعت میں خریف کی بیشتر فصلیں گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ بہتر کارکردگی دکھانے کی راہ پر گامزن رہیں۔ پراکسی اظہاریوں کی بنیاد پر خدمات کے شعبے کے امکانات بھی مالی سال 20ء کی آخری سہ ماہی کی نسبت حوصلہ افزا تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں ملک و باکی دوسری لہر سے گزرا، جو معاشی بحالی کے لیے چیلنج بن گئی۔ اس سے قطع نظر، حکومت نے ابھرتے ہوئے تقاضوں کے مطابق اپنے لاک ڈاؤن کے طرز فکر کو بہتر بنایا۔ خصوصاً، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں سخت لاک ڈاؤن کے پہلے مرحلے میں وائرس کا پھیلاؤ محدود کرنے کے بعد حکومت نے اسمارٹ اور مائیکرو لاک ڈاؤن اختیار کیا تاکہ معاشی سرگرمیوں میں محتاط انداز سے اضافے کی اجازت دی جا سکے۔ مزید برآں، حکومت نے اضافی تحریک دینے کے لیے تعمیرات اور زرعی شعبوں کو پیکج دیے جبکہ سیلز ٹیکس ری فنڈز کی پروسیسنگ میں بھی تیزی لائی گئی۔

مرکزی بینک نے بھی اپنے طور پر مارچ 2020ء سے سرگرم کردار ادا کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے معاشی بحالی کی رفتار بڑھانے کے لیے مختصر مدت میں اپنے پالیسی

دواسازی، کھاد، سوئی ٹیکسٹائل اور سگریٹ سازی سے وابستہ کارکنوں کی اجرتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔

2.2 زراعت

زیر جائزہ مدت میں ربیع کے موسم کے ابتدائی امکانات بڑی حد تک مثبت تھے۔ خام مال کے لحاظ سے موسم کی اہم فصل گندم کے امکانات کو خام مال پر زراعت اور امدادی قیمت میں اضافے سے فائدہ پہنچا۔ مزید برآں، آبپاشی کے لیے پانی کی فراہمی اور بارشوں کے اوقات بڑی حد تک سازگار رہے۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں گزشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا، جس سے کولڈ اسٹوریج کی سہولتوں جیسے ترقیاتی مقاصد کے لیے فارم شعبے کے قرضوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

خام مال

خام مال کے لحاظ سے دوسری سہ ماہی میں شعبہ زراعت کو پالیسی اعانت ربیع کی فصل خصوصاً گندم کے لیے وزیر اعظم کے پیکیج سے ملی۔ پیکیج کی اہم خصوصیات میں کھاد (ڈی اے پی، فاسفیٹ اور پوٹاش) کی فی 50 کلوگرام پوری پر 1,000 روپے کے زراعت کے ساتھ ساتھ گھاس پھوس کش ادویات پر فی ایکڑ 250 روپے اور پھپھوندی کش ادویات پر 150 روپے فی ایکڑ زراعت شامل ہیں۔ پیکیج کے علاوہ ای سی سی نے گندم کی کم از کم امدادی قیمت کو فی 40 کلوگرام پوری پر گزشتہ برس کے 1,400 روپے سے بڑھا کر حالیہ سیزن کے لیے 1,650 روپے کر دیا۔¹

ڈی اے پی کھاد پر زراعت نے اس کے استعمال پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں ڈی اے پی کی اوسط ملکی قیمت (علاوہ زراعت) گزشتہ برس کی نسبت 2.3 فیصد زیادہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈی اے پی کو درآمد کیا جاتا ہے اور اس کی ملکی قیمت عالمی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے متاثر ہوتی ہے، جن میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں اضافہ دیکھا گیا (شکل 2.1)۔

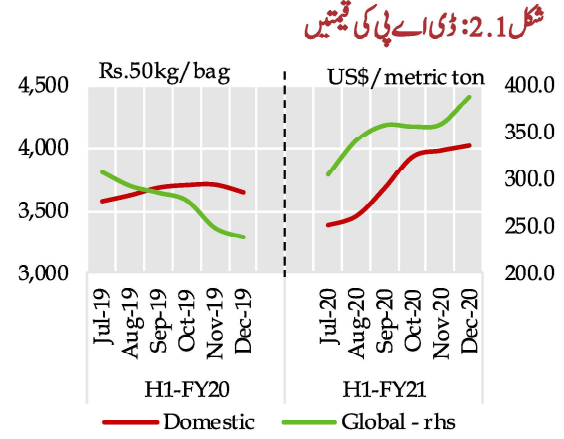
زرعی شعبے میں زیر کاشت رقبے میں اضافے کی وجہ سے کپاس کے علاوہ خریف کی فصلیں گزشتہ برس کی پیداواری سطح سے تجاوز کر چکی ہیں۔ کپاس کی پیداوار کے تخمینوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں کم کر کے 7.7 ملین گانٹھیں کر دیا گیا، جس کا سبب مالی سال 82ء کے بعد سے زیر کاشت رقبے کے غلط ترین سطح پر آنے کے ساتھ یا فتوں میں کمی ہے۔ ربیع کی فصلوں کے لیے عمومی لحاظ سے اور گندم کے لیے خصوصاً حکومت نے کھاد، پھپھوندی کش اور گھاس پھوس کے خاتمے کی ادویات پر زراعت کے ساتھ گندم کی امدادی قیمت میں اضافے پر مشتمل ایک جامع پیکیج دیا۔ ملک میں گندم کی پیداوار میں عام طور پر تقریباً تین چوتھائی حصہ رکھنے والے صوبے پنجاب میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کے ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پالیسی اقدامات سے فصلوں کے شعبے کو مزید تقویت ملے گی۔

اجناس کے پیداواری شعبے کے بہتر نتائج اور بین الاقوامی تجارت میں اضافے کے خدمات کے شعبے میں خصوصاً تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کے اجزا پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ خصوصاً، ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کمرشل گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرانسپورٹ سے متعلق خدمات بحال ہو رہی ہیں۔ انٹرنیٹ کے استعمال میں اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیلی کام کے شعبے میں بہتری آئی ہے اور یہ شعبہ تمام شعبوں کو گھر سے کام (WFH) کے انتظامات میں بھی سہولت مہیا کر رہا ہے۔

زیر جائزہ مدت میں مینوفیکچرنگ صنعت کے روزگار کے اعداد و شمار نے پچھلے سخت لاک ڈاؤن میں کمی کے مقابلے میں بہتری کی علامات دکھانا شروع کر دی ہیں۔ سندھ اور پنجاب کے مینوفیکچرنگ شعبوں کے روزگار کے ڈیٹا کی بنیاد پر افرادی قوت کی منڈی کو ووڈ باکی دوسری لہر کے باوجود ان دونوں صوبوں میں کووڈ سے پہلے کی سطح کو چھو رہی ہے؛ اس پیش رفت کو بنیادی طور پر اسارٹ لاک ڈاؤن پر منتقلی سے مدد ملی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے کی دسمبر 2020ء کی لہر میں روزگار کا اشاریہ مستحکم رہا جبکہ اکتوبر 2020ء کے سروے میں یہ بحالی کی علامات کا عکاس تھا اور کووڈ سے پہلے کی سطح پر پہنچ گیا تھا۔ مزید برآں، پنجاب میں

¹ ماخذ: فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان، پریس ریلیز نمبر 396، بتاریخ 06 نومبر 2020ء۔

سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں بہتری فارم شعبے کو ترقیاتی قرضوں کی بلند تقسیم سے ممکن ہوئی۔ اس ذیلی جزی میں سرخانوں کے قیام کے لیے حاصل شدہ قرضوں میں اضافہ شامل تھا، جس سے خصوصاً تلف پذیر اشیا کو محفوظ بنانے اور ان سے منسلک نقصانات اور قیمتوں میں تغیر پذیر کی کم ہو گئی۔ اس کے برعکس مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بلند معیار کے بیجوں کی پروسیسنگ سے وابستہ فرموں کی جانب سے 5.0 ارب روپے کے قرضوں کا استعمال سال بسال بنیادوں پر کم تھا، البتہ مطلق لحاظ سے یہ خاصی رقم تھی۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کیونکہ بیج پروسیسنگ کرنے والی فرمیں معیاری اور توثیق شدہ بیجوں کی دستیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، جبکہ معیاری بیجوں کی دستیابی میں کمی کپاس جیسی فصلوں کی کم یافت سے منسلک ہوتی ہے۔



مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں غیر فارم شعبے کے قرضوں میں مرغابی کے جزو قرضوں کی فراہمی کم رہی۔ مالی سال 21ء میں اسے جزوی طور پر مرغابی مصنوعات کی کم طلب سے منسوب کیا گیا کیونکہ کووڈ کی وجہ سے شادی ہالوں میں شادیوں اور بڑے عوامی اجتماعات اور ان میں شریک افراد کی تعداد میں کمی آگئی تھی۔⁴ تاہم اس سے اگلی سہ ماہی میں طلب کسی حد تک بحال ہو گئی اور مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں مرغابی جز کے قرضوں کی سطح سال بسال بنیادوں پر کم رہی۔ اس میں رسدی عوامل نے اہم کردار ادا کیا کیونکہ مرغابوں کو لاک ڈاؤن کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا تھا اور وہ قرض کے حصول کے معاملے میں قدرے زیادہ محتاط تھے۔⁵

پانی کی دستیابی کے لحاظ سے مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں آبپاشی کے پانی کی رسد گزشتہ برس کی اسی مدت اور پچھلے پانچ برسوں کے دوران دوسری سہ ماہی کی اوسط دستیابی کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ رہی (شکل 2.2)۔ مالی سال 21ء کی

اس سے قطع نظر ڈی اے پی پر زراعت کو کاشت کاروں میں براہ راست تقسیم کیا گیا، جس کے نتیجے میں اس کا استعمال بڑھ گیا۔² خصوصاً مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں ڈی اے پی کا استعمال 1.57 ملین ٹن رہا جو گزشتہ برس 1.39 ملین ٹن استعمال کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ تھا۔

جنوری 2020ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی کی جانب سے کاشت کاروں کو سستی کھاد کی فراہمی کے لیے گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کی مدد میں 400 روپے واپس لینے کے فیصلے کے بعد یورپا کی قیمتوں میں فروری 2020ء سے اعتدال آگیا۔ نتیجتاً مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یورپا کی قیمتیں سال بسال بنیادوں پر 14.6 فیصد کم رہیں، جس سے اس مدت میں 3.4 ملین ٹن کھاد کی فروخت میں مدد ملی۔³

قرضوں کے لحاظ سے زرعی قرضوں کی مجموعی تقسیم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ رہی (جدول 2.1)۔ خصوصاً مالی

² پنجاب میں زراعت کھاد کی پوری میں چھپے ہوئے واؤچر کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔ رجسٹرڈ کاشت کار اپنے کمپیوٹر یا موبائل فون پر ذراعتی کھاد کے ہمراہ خفیہ واؤچر نمبر ایک مختصر کوڈ پر بھیج کر نامزد بلاؤ فٹریکری آپریٹروں سے زراعت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح، زراعت کا فائدہ ڈی اے پی کھاد کی مارکیٹ میں قیمت کو متاثر کیے بغیر براہ راست کاشت کاروں کو منتقل کیا گیا۔

³ خصوصاً مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یورپا کا استعمال 3.368 ملین ٹن رہا، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے 3.340 ملین ٹن کے مقابلے میں 0.8 فیصد زیادہ ہے۔

⁴ مرغابی کے جز میں کم طلب کی عکاسی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14.5 فیصد کی سال بسال ارزانی سے ہوتی ہے، جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 44.4 فیصد مہنگائی درج کی گئی تھی۔

⁵ معقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء کے آخری پندرہ مہینوں میں مرغابی کے تقریباً 30 تا 35 فیصد فارم بند رہے۔

تقریباً 22 فیصد کمی کے ساتھ 4.9 ملین گانٹھوں پر آگئی۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں خاصی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، کپاس کے زیر کاشت 2.2 ملین ہیکٹر زرقہ مالی سال 82ء کے بعد سے کم ترین درج کیا گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ کپاس کی کاشت کے رقبے میں کمی اس بات کی علامت ہے کہ گنے اور چاول جیسی دیگر اہم فصلوں کے مقابلے میں کپاس کی مسابقت کم ہو رہی ہے۔ کپاس اگانے والے دونوں اہم صوبوں پنجاب اور سندھ میں یافتیں مسلسل کم ہو رہی ہیں اور خریف مالی سال 21ء کے دوران مون سون کی شدید بارشوں نے یافتوں پر بھاری اثرات مرتب کیے۔

دوسری سہ ماہی میں گندم اگانے والے بارانی علاقوں میں بارشیں بروقت وقفوں سے ہوئیں، جو گندم کے پیداواری امکانات کے لیے خوش آئند ہے۔⁶

پیداوار

کپاس۔ دوسرے تخمینے

کپاس کی فصل کے دوسرے تخمینوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اس کی پیداوار مالی سال 86ء کے بعد سے کم ترین سطح پر تھی (جدول 2.2)۔⁷ یہ کمی خاص طور پر پنجاب میں زیادہ نمایاں تھی جہاں گذشتہ سیزن کے مقابلے میں پیداوار

جدول 2.1: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

پہلی سہ ماہی م س 21ء	پہلی سہ ماہی م س 20ء	دوسری سہ ماہی م س 21ء	دوسری سہ ماہی م س 20ء	پہلی سہ ماہی م س 21ء	پہلی سہ ماہی م س 20ء
فارم کاشت					
289.6	279.4	175.7	175.6	113.9	103.8
39.7	22.5	34.1	13.2	5.6	9.3
6.0	6.9	5.0	5.8	1.0	1.1
2.9	1.3	1.9	0.5	1.0	0.8
1.6	1.5	1.0	0.8	0.6	0.7
329.3	301.9	209.8	188.8	119.5	113.1
غیر فارم شعبہ					
160.8	158.9	89.6	81.1	71.2	77.8
102	127.2	52.5	62.9	49.5	64.3
24.8	26.4	10.4	18.3	14.4	8.1
287.6	312.5	152.5	162.3	135.1	150.2
617	614.4	362.3	351.1	254.7	263.3
ع۔ عبوری					

ماخذ: بینک دولت پاکستان

6 ماخذ: پارکو پاکستان؛ سٹائنڈرڈ پر مبنی فصل کی عمرانی کا نظام؛ بلٹن، وایم XI، 01، سیریل نمبر 121، جنوری 2021ء۔

7 کپاس کے تخمینوں پر مزید نظر ثانی ممکن ہے کیونکہ 15 مارچ 2021ء تک فیکٹریوں میں کپاس کی آمد تقریباً 5.6 ملین گانٹھیں رہی، جو 15 مارچ 2020ء تک 8.6 ملین کپاس کی گانٹھوں کے مقابلے میں تقریباً 34 فیصد کم ہے۔ پاکستان کاشن جیولوس ایس، آمد رپورٹ، بتاریخ 03 مارچ 2021ء۔

جدول 2.2: کپاس کی فصل کے تخمینے

رقبہ (ہزار ہیکٹر)	م 20ء	ہدف	م 21ء		م 20ء
			م 21ء*	م 20ء	
پنجاب	1,879.6	1,600.0	1,546.0	-0.4	-17.7
سندھ	598.7	640.0	615.0	33.6	2.7
پاکستان	2,517.0	2,310.0	2,217.9	6.1	-11.9
پیدوار (ہزار گاٹھیں)					
پنجاب	6,306.6	6,000.0	4,900.0	-7.6	-22.3
سندھ	2,746.0	4,600.0	2,500.0	-6.5	-9.0
پاکستان	9,149.0	10,897.5	7,700.0	-7.2	-15.8
یافت (کلوگرام / ہیکٹر)					
پنجاب	570.7	637.8	539.1	-7.2	-5.5
سندھ	780.1	1222.5	691.4	-30	-11.4
پاکستان	618.3	802.4	590.5	-12.6	-4.5

* پیدوار کے دوسرے عبوری تخمینے

ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

موسم ربیع

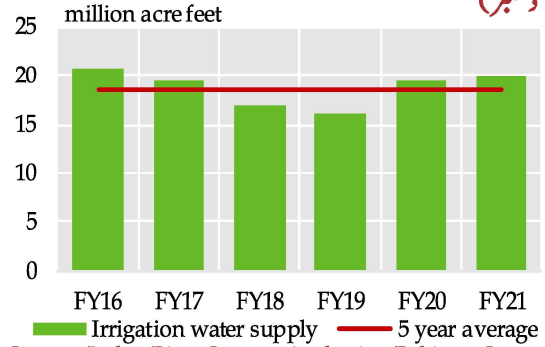
گندم

گذشتہ برس گندم کی ہدف سے کم پیداوار اور اس کے نتیجے میں قلت پر قابو پانے اور قیمتوں میں کمی کے لیے اس جنس کو درآمد کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مالی سال 21ء کے موسم ربیع کے اہداف میں اس فصل کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار دونوں میں اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے (جدول 2.3)۔ نمو کے لحاظ سے زیر کاشت رقبہ میں بیشتر اضافہ خیر پختہ خوا (18.4 فیصد) اور بلوچستان (31.9 فیصد) کے صوبوں میں ہونے کی توقع تھی، جبکہ گندم اگانے کے لحاظ سے سرفہرست علاقے پنجاب میں یہ اضافہ 0.7 فیصد کی قدرے معتدل سطح پر تھا۔

تاہم، پنجاب میں گندم کی فصل کا زیر کاشت رقبہ اپنے ہدف سے تجاوز کر چکا ہے اور ربیع مالی سال 21ء کے دوران اس میں گزشتہ برس کی نسبت تقریباً 3.5 فیصد اضافہ

شکل 2.2: دوسری سہ ماہی میں آبپاشی کے پانی کی فراہمی (اکتوبر تا

دسمبر)



Source: Indus River System Authority; Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission (SUPARCO)

جدول 2.3: گندم کی فصل کے اہداف

رقبہ ہزار، ہیکٹر زمین، پیداوار ہزار میٹرک ٹن میں، نمونہ فیصد میں

برہد نمو	رقبہ	م س 21ء ہدف		م س 20ء میں حصول		
		پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	
3.1	0.7	20,000.0	6,560.0	19,402.0	6,515.0	پنجاب
3.8	7.6	4,000.0	1,200.0	3,852.0	1,115.0	سندھ
50.4	18.4	1,700.0	900.0	1,130.0	760.0	خیبر پختونخوا
50.3	31.9	1,300.0	550.0	865.0	417.0	بلوچستان
6.9	4.6	27,000.0	9,210.0	25,249.0	8,807.0	پاکستان

ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

جدول 2.4: پنجاب میں گندم کی فصل کے رقبے کا پہلا تخمینہ

ہزار ہیکٹر

ڈویژن	2019-20ء	2020-21ء	مؤ
بہاولپور	995.9	1,024.6	2.9
ڈی جی خان	1,020.2	966.4	-5.3
گوجرانوالہ	868.0	939.3	8.2
فیصل آباد	715.5	785.9	9.8
ملتان	730.0	758.4	3.9
سرگودھا	730.0	735.7	0.8
راولپنڈی	615.1	630.9	2.6
لاہور	498.2	517.6	3.9
ساجیوال	342.4	387.3	13.1
پنجاب	6,515.3	6,746.0	3.5

ماخذ: فصل رپورٹنگ سروس، حکومت پنجاب

پیش آسکتی ہے کیونکہ گزشتہ سیزن میں پنے کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں پنجاب کا حصہ 90 فیصد اور اس کی ملکی پیداوار میں 87 فیصد رہا۔

گلہ بانی

مالی سال 20ء میں گلہ بانی کے شعبے کا زراعت کی قدر اضافی میں حصہ 60.6 فیصد اور جی ڈی پی میں 11.7 فیصد رہا اور مجموعی برآمدی آمدنی میں اس کا حصہ

ہو چکا ہے (جدول 2.4)۔ دیگر صوبوں میں گندم کی بوائی کے اعداد و شمار ابھی آنا باقی ہیں تاہم پنجاب میں اس کی نمو حوصلہ افزا ہے کیونکہ ملک میں گندم کی پیداوار میں اس کا حصہ تقریباً تین چوتھائی ہے۔⁸ مزید برآں، صوبے کے زیر کاشت رقبے کی نمو وسیع البتہ تھی اور نو میں سے آٹھ ڈویژنوں نے گزشتہ برس کے مقابلے میں نمو درج کی ہے۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کو قبل ازیں بیان کردہ پالیسی اعانت سے منسوب کیا گیا ہے، یعنی امدادی قیمت کا بڑھنا اور زراعتی یانہ خام مال کی دستیابی، جو گندم کے پیداواری امکانات کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

چھوٹی فصلیں

چھوٹی فصلوں میں مالی سال 21ء کے لیے ٹماٹر کی فصل کے اہداف میں اس کی ملکی پیداوار کو بڑھانے کی اہمیت کو مد نظر رکھا گیا۔ خصوصاً، حالیہ سیزن کے لیے زیر کاشت رقبے میں 29.6 فیصد اور پیداوار میں 40.2 فیصد کا ہدف مقرر کیا گیا تھا (جدول 2.5)۔ پیداوار میں متوقع اضافے سے طلب و رسد کے انتظام میں ان مشکلات کو دور کرنے میں مدد ملے گی، جن کی وجہ سے خصوصاً مالی سال 19ء سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آتا رہا ہے (شکل 2.3)۔

چنے کی فصل کے لیے پنجاب میں زیر کاشت رقبے کے پہلے تخمینے 6.7 فیصد کی عکاس ہیں۔ اس سے سال کے لیے چنے کے مجموعی اہداف کے حصول میں دشواری

⁸ خصوصاً مالی سال 11ء تا مالی سال 20ء میں پنجاب میں گندم کے لیے وقف رقبہ پاکستان میں گندم کے مجموعی علاقے میں حصہ 75 فیصد تھا، جبکہ اسی مدت میں ملک کی گندم کی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 76 فیصد رہا۔

جدول 2.5: چھوٹی فصلیں (ریج)

رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار میٹرک ٹن، نمونہ فیصد میں

	م 20ء کی پیداوار		م 21ء کا ہدف		برہدف نمو (فیصد)*	
	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
آلو	177	4,428	191.6	4,871	8.2	10.0
پیاز	148.17	2,122.0	165.0	2,220	11.4	4.6
چنا	943.8	497.6	989.0	560	4.8	12.5
ٹماٹر	40.1	445.7	51.9	625	29.6	40.2

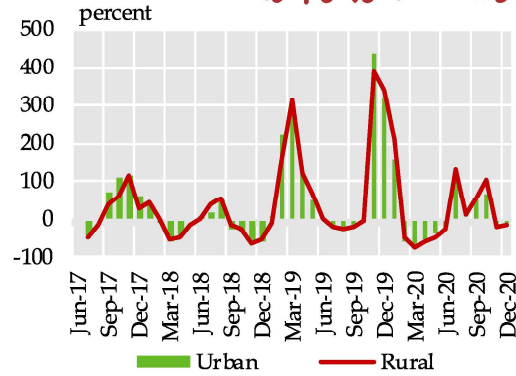
* م 21ء ہدف / مالی سال 20ء پیداوار

ماخذ: ماخذ وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

گوشت کی تیار مصنوعات بڑھ کر 161.5 ملین ڈالر تک پہنچ چکی ہیں جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں یہ 155.8 ملین ڈالر تھیں (شکل 2.4)۔ لہذا، مالی سال کی پہلی ششماہی سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ یہ جز گزشتہ برس میں دیکھی گئی کارکردگی کو بہتر بنانے کی راہ پر گامزن ہے۔

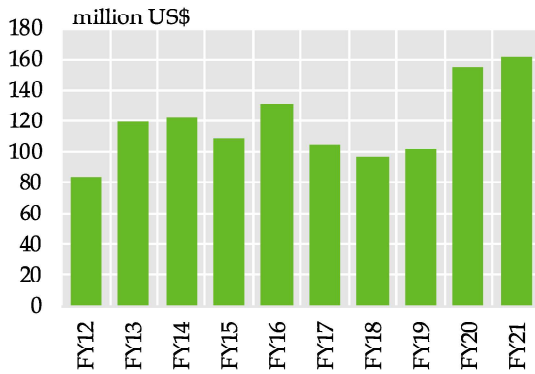
تقریباً 3.0 فیصد ہے۔ گلہ بانی کی پیداوار میں تقریباً 80 لاکھ دیہی گھرانے خدمات مہیا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے روزگار کی فراہمی کے حوالے سے یہ شعبہ اہمیت کا حامل ہے۔⁹

شکل 2.3: ٹماٹر (سال بسال مہنگائی)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.4: گوشت کی برآمدات، پہلی ششماہی (جولائی تا دسمبر)



Source: Pakistan of Bureau of Statistics

جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی پچھلی رپورٹس میں اس بات کی نشاندہی کی جا چکی ہے، گلہ بانی شماری کا وقت ہو چکا ہے کیونکہ فی الوقت اس کی پیداوار کا تخمینہ 1996ء اور 2006ء کی گلہ بانی شماری کی شرح ہائے نمونہ پر مبنی ہے۔ اس ضمن میں پاکستان

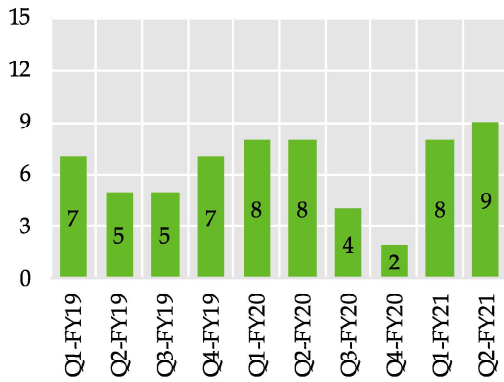
گوشت اور گوشت کی تیار مصنوعات کی برآمدات میں خوش آئند اضافہ گلہ بانی کی پیداوار میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ خصوصاً، گزشتہ ایک دہائی میں پاکستان کی گوشت کی سالانہ برآمدات دگنے اضافے کے ساتھ مالی سال 11ء کے 152.4 ملین ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 20ء میں 304.2 ملین ڈالر تک پہنچ چکی ہیں۔ حالیہ پیش رفت میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران گوشت اور

⁹ پاکستان اقتصادی سروے، 20-2019ء۔

والی صنعتوں کی تعداد مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے 17 سے بڑھ کر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 26 تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح، دوہندسی کمی دکھانے والی صنعتوں کی تعداد مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر 22 ہو گئی جو گزشتہ برس 27 تھی۔

مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی میں مینوفیکچرنگ کا شعبہ سخت لاک ڈاؤن سے شدید متاثر ہوا تھا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں اس کی بحالی اسارٹ لاک ڈاؤن پر بتدریج منتقلی اور سازگار پالیسیوں کی بدولت ممکن ہوئی۔ اسارٹ لاک ڈاؤن کی پالیسی مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں وبا کی دوسری لہر کے نقصان دہ اثرات سے نمٹنے میں موثر ثابت ہوئی۔

شکل 2.6: مثبت نمود کھانے والی ایل ایس ایم صنعتوں کی تعداد

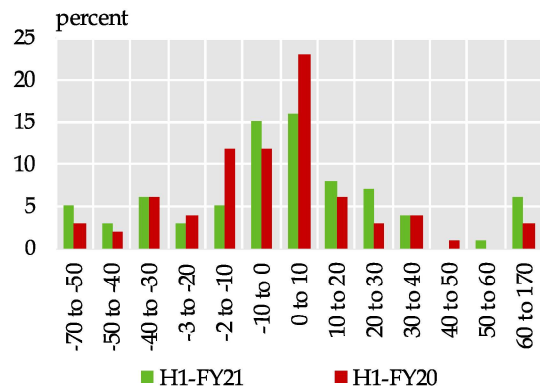


Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام تک سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیادوں پر نمو کو معاون معاشی پالیسیوں کے اثرات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں پچھلی سہ ماہیوں میں کیے گئے اقدامات کے اثرات زیادہ نمایاں ہو گئے۔ خصوصاً، تعمیراتی صنعت کے لیے امدادی پیکیج کے ساتھ صنعتوں¹¹ کو توانائی کے بل میں دیے گئے ریٹیف نے نتائج دکھانا شروع کر دیے تھے کیونکہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں 10.4 فیصد توسیع ہوئی، جو مالی سال 07ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد ہونے والا

دفتر شماریات (پی بی ایس) کے مطابق موضع (گاؤں) شماری 2020ء کو حال ہی میں مکمل کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس شماری کے نتائج کو ایک مربوط زرعی شماری کے سیمپلنگ فریم میں فیڈ کیا جائے گا، جس سے گلہ بانی کی آبادی میں نمو کے حالیہ رجحانات معلوم کرنے میں مدد ملے گی۔¹⁰

شکل 2.5: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں تعدد کی تقسیم



Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 7.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.7 فیصد کا سکڑاؤ ہوا تھا (جدول 2.6)۔ یہ متضاد کارکردگی ان دونوں میعادوں میں مختلف پالیسی ماحول کی عکاس ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں صنعتی شعبے کی نمو محدود رہی جس کا اہم سبب معاشی استحکام کی ضروری پالیسیاں تھیں، جنہیں معیشت کو پائیدار نمو کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں سازگار زرعی پالیسی، برہدف مالیاتی مداخلت اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں کووڈ کے اثرات سے نمٹنے کے امدادی پیکیجوں سے معاشی بحالی کی رفتار کو بڑھانے میں مدد ملی۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بیشتر صنعتوں میں نمو کی رفتار بڑھ گئی۔

شکل 2.5 میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں نمو کے تحریکات کو فریکوینسی ڈسٹری بیوشن چارٹ کے ذریعے دکھایا گیا ہے۔ 10 فیصد سے زیادہ نمو درج کرنے

¹⁰ پچھلے مرحلے میں 2008ء کی موضع شماری کے بعد 2010ء میں زرعی شماری منعقد کی گئی، دو برسوں کی مدت میں۔

¹¹ ماخذ: وزارت پانی و بجلی، بجلی ڈویژن (/mowp.gov.pk)۔

بلند ترین سہ ماہی اضافہ تھا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پیداوار میں اضافہ وسیع البنیاد تھا کیونکہ سہ ماہی کے دوران 15 میں سے 9 صنعتوں میں نمو ہوئی جبکہ پچھلی پہلی سہ ماہی میں ان کی تعداد 8 تھی (شکل 2.6)۔

نمو کو تحریک تعمیرات اور غذائی پروسیسنگ کی صنعتوں سے ملی۔ تعمیرات کی صنعت کے لیے اقدامات کا نتیجہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سینٹ کی بلند ترین پیداوار اور فولاد کے شعبے میں پیداواری سطح میں بحالی کی صورت میں نکلا۔ اسی طرح چینی کی صنعت کو بھی گئے کی پکل کاری کے جلد آغاز اور خام مال کی بلند علامتی

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں نمو

فیصد، سال بسال						
وزن	پہلی ششماہی		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی	
	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی	70.3	-2.7	7.6	-5.5	4.5	0.1
ٹیکسٹائل	20.9	0.3	2.6	0.2	2.2	0.5
سوتی دھاگہ	13	0.1	0.1	0.2	0.1	0.0
سوتی پتھر	7.2	0.2	-0.1	0.1	-0.1	0.3
پتھن کا سامان	0.3	-5.3	1.3	-14.8	10.7	3.5
غذا	12.4	4.5	20.2	-9.0	13.4	16.7
چینی	3.5	97.1	72.1	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	97.1
سگریٹ	2.1	-29.2	14.6	-34.5	31.2	-24.3
بنائی گئی	1.1	5.4	-3.2	2.0	-5.6	8.8
خور دنی تیل	2.2	7.0	1.4	0.0	3.2	13.9
سافٹ ڈرنکس	0.9	-8.9	0.6	-14.1	7.6	-0.4
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-10.3	5.0	-14.5	2.7	-5.9
فولاد	5.4	-12.3	-1.2	-17.0	-8.1	-6.8
غیر دھاتی معدنیات	5.4	2.9	20.1	-0.9	22.2	6.3
سینٹ	5.3	2.7	20.8	-1.4	22.8	6.3
گاڑیاں	4.6	-37.2	11.2	-34.6	-5.7	-40.1
جینیں اور کاریں	2.8	-46.4	5.1	-38.6	-21.1	-54.6
کھاد	4.4	4.9	7.4	15.9	2.0	-5.1
دواسازی	3.6	-6.2	13.1	-11.9	14.4	-0.7
کاغذ	2.3	7.2	-2.7	-1.3	-2.2	16.0
الیکٹرونکس	2	-3.3	-20.9	11.0	-20.4	-15.7
کیمیکلز	1.7	9.8	10.6	4.9	10.5	14.7
کاسٹک سوڈا	0.4	47.1	3.8	35.0	2.5	60.5
چمڑے کی مصنوعات	0.9	11.2	-42.7	6.3	-44.5	16.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

رجسٹرڈ کرایا ہے۔¹² مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں فولادی اسکرپ کی درآمدات میں 30 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کی اسی مدت میں 20.4 فیصد کمی ہوئی تھی، جو ریل اسٹیٹ بلڈرز اور ڈویلپرز کی جانب سے طلب میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔

قیمتوں سے فائدہ پہنچا۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں اور پیٹرولیم کی صنعت میں بھی توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ دو برسوں کی اسی مدت میں ان صنعتوں میں مسلسل کمی آئی تھی۔

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

اسٹیٹ بینک نے متعدد ایسے اقدامات کے ذریعے حکومتی کوششوں کو تقویت پہنچائی، جو یہ ہیں: (i) بینکوں کو تعمیراتی قرضوں کی فراہمی دسمبر 2020ء تک بڑھا کر نئی شعبے کے قرضوں کے 5 فیصد تک لے جانے کے لازمی اہداف تفویض کرنا (ii) مکان کے قرضوں کے لازمی اہداف کے حصول / ناکامی کی صورت میں ترغیب / جرمانے کا طریقہ کار متعارف کرانا (iii) سستا مکان اسکیم کے لیے 36.0 ارب روپے کے مارک اپ زر اعانت کی سہولت (iv) قرضہ ضمانت اسکیم کے تحت 40 فیصد تک خطرے کی کوریج اور (v) کم لاگت ہاؤسنگ فنانس کو فروغ دینے کے لیے نئے ضوابطی اقدامات۔¹⁴

ترغیباتی پیکیج، تعمیرات سے منسلک صنعتوں میں مزید نمونہ ہوا (مختلف اسکیموں کے تحت دی گئی ترغیبات کی فہرست کے لیے دیکھیے جدول 2.7)۔ لہذا، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری ترقیاتی اخراجات میں کمی کے باوجود سیمنٹ اور فولاد کی صنعتوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سیمنٹ اور چھپنے فولاد کی بلند پیداوار کی وضاحت نئی شعبے میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے سے ہوتی ہے۔ شہری علاقوں میں تعمیراتی منصوبوں میں اضافے کو بڑی حد تک وزیر اعظم کے تعمیراتی پیکیج سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ترغیباتی پیکیج کے تحت نومبر 2020ء میں اسٹیٹ کے 348 ڈویلپرز نے 157 ارب روپے مالیت کے 389 منصوبوں کو پہلے ہی

جدول 2.7: تعمیرات کی صنعت کے لیے ترغیبات

معین ٹیکس نظام	بلڈرز اور ڈویلپرز کے لیے خالص آمدنی کی بنیادوں کے بجائے نئے منصوبوں کی خرید و فروخت کے لیے نیا معین ٹیکس نظام (آپٹل)
دوہولڈنگ ٹیکس سے استثناء	بلڈرز اور ڈویلپرز کے لیے عماراتی سامان (علاوہ سیمنٹ اور فولاد) کی خریداری پر دوہولڈنگ ٹیکس سے استثناء
خریداروں کے لیے	پراپرٹی خریدنے والوں کے لیے دوہولڈنگ ٹیکس شرح کو 10 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنا
کپٹل گیس ٹیکس سے استثناء	رہائشی جائیداد (ذاتی / خانہ دانی) گھریلو غلیٹ کی فروخت پر موصول ہونے والے کپٹل گین کو اکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔
مکانات کے قرضوں کا فروغ	250 مربع گز / 2000 اسکوائر فٹ تک کے مکانات / فلیٹوں کے لیے زیادہ سے زیادہ 10 سال کے لیے مختلف قرضوں کی سطحوں (20 لاکھ روپے تا ایک کروڑ روپے) کی بنیاد پر 3 تا 9 فیصد کی مارک اپ سبسڈی بینکوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے لازمی اہداف تاکہ یہ بات یقینی بنائی جاسکے کہ عمارتوں کی ہاؤسنگ اور تعمیر کے قرضے دسمبر 2021ء تک ان کے ملکی نئی شعبے کے قرضوں کا کم از کم 5 فیصد ہوں گے۔ ¹³
نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم	ابتدائی نئے 100,000 گھروں کے لیے 0.3 ملین روپے کا زر اعانت
سرمایہ کاروں کے لیے استثناء	تعمیرات کی صنعت کے سرمایہ کاروں کو نئے منصوبوں کے لیے فنڈز کے ذرائع کو ظاہر نہیں کرنا ہوگا۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

¹² ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو (fbr.gov.pk/pr/pms-construction-package-in-full-swing-fbr/152640)۔

¹³ اسٹیٹ بینک نے ہاؤسنگ فنانس کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کرتے ہوئے قرض گیر کے سیال تمسکات / دیگر رہائشی پراپرٹی کی حدود میں نرمی کردی تاکہ 15 فیصد کی مجوزہ ایکویٹی کو پورا کیا جاسکے۔ کم لاگت ہاؤسنگ کی تعریف میں تبدیلی اور کم لاگت ہاؤسنگ فنانس کے قرضہ جاتی بوجھ میں رعایت کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے ضوابط کو نرم کیا گیا۔ ماخذ: سرکلر نمبر 12 اور 13 برائے 2020ء، شعبہ انفراسٹرکچر ہاؤسنگ و ایس ایم ای فنانس، بینک دولت پاکستان۔

¹⁴ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک، شعبہ انفراسٹرکچر ہاؤسنگ و ایس ایم ای فنانس، سرکلر نمبر 03 برائے 2021ء، بتاریخ 25 مارچ 2021ء:

(sbp.org.pk/smfed/circulars/2021/C3.htm)

گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.7 فیصد تھی۔ جنوبی علاقوں کے استعمال میں بھی 14.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 27.4 فیصد کی ہوئی تھی۔

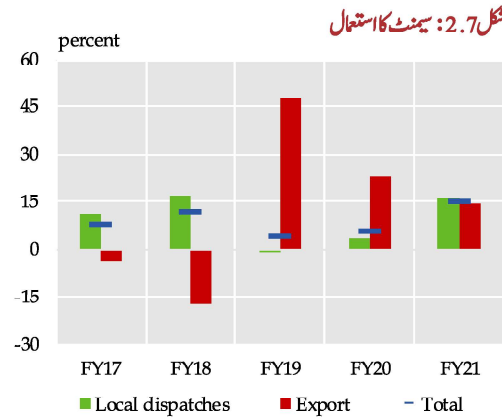
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی اوسط قیمتوں میں 3.1 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ تاہم قیمتوں میں کمی کو جزوی طور پر وفاقی بجٹ 2020-21ء میں کو رونا کے پیش نظر مختلف قسم کے سیمنٹ پر ایف ای ڈی میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔¹⁵ علاوہ ازیں، قیمتوں کے گرنے میں کوئلے کی قیمت میں کمی نے بھی کردار ادا کیا، جو سیمنٹ کی پیداوار میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں کوئلے کی بین الاقوامی قیمت میں سال بسال بنیادوں پر 11.2 فیصد کمی ہوئی۔¹⁶ اس کے نتیجے میں ممکن ہے کہ سیمنٹ کے پیداوار اس خام مال کی کم قیمت کا فائدہ صارفین کو منتقل کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں۔

برآمدات کے محاذ پر سیمنٹ کی فروخت شدہ مقدار میں اضافہ جنوبی علاقے میں دیکھا گیا، جہاں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں جنوبی علاقے سے ترسیل میں 28.7 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 41.9 فیصد تھی۔ چین اور سری لنکا جیسی غیر روایتی منڈیوں سے طلب کے سبب سیمنٹ اور کلنکر کی برآمدات میں مضبوط ہوئی۔ کووڈ 19 کے بعد اپنی معیشت بحال کرنے کے لیے انفراسٹرکچر منصوبوں میں چین کی دوبارہ دلچسپی پیدا ہونے کا نتیجہ درآمد شدہ سیمنٹ مصنوعات پر انحصار میں اضافے کی صورت میں نکلا۔ اسی طرح، سری لنکا میں سیمنٹ کی طلب کا بڑا حصہ ایشیائی انفراسٹرکچر سرمایہ کاری بینک (اے آئی آئی بی) کے قرضوں سے بننے والے ترقیاتی منصوبے سے پیدا ہوا۔ جنوبی علاقوں کے برعکس مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران شمالی علاقوں میں سیمنٹ اور کلنکر کی برآمدات میں 14.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.8 فیصد کمی دیکھی گئی۔

نتیجتاً، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں تعمیراتی قرضوں کی طلب بڑھ کر 26.8 ارب روپے تک پہنچ گئی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 3.2 ارب روپے تھی۔ مزید برآں، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں مکانات کے قرضوں میں 6.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.3 ارب روپے کی واپسی ہوئی تھی۔

سیمنٹ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کے شعبے نے اچھی کارکردگی کا سلسلہ جاری رکھا کیونکہ اس کی پیداوار میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 2.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچرر ایسوسی ایشن کے ڈیٹا کے مطابق ملکی فروخت اور برآمدات میں بالترتیب 15.9 فیصد اور 14.6 فیصد اضافہ ہوا (شکل 2.7)۔ یہ سیمنٹ کی برآمدات میں 6 برسوں کی بلند سطح کو ظاہر کرتا ہے۔



سیمنٹ کی نمو کو زیادہ تحریک ملکی طلب سے ملی۔ مجموعی نمو میں ملکی استعمال کا حصہ 83.5 فیصد جبکہ گذشتہ برس یہ 46.0 فیصد تھا۔ شمالی علاقوں میں سیمنٹ تمام ترسیلات کا تقریباً 73 فیصد مقامی مارکیٹ کو بھیجا گیا، جو اس علاقے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں اس جز کی ملکی فروخت میں 16.1 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے جبکہ

¹⁵ بجٹ 2020-21ء میں خصوصاً پورٹ لینڈ سیمنٹ، ایلومینس سیمنٹ، سلیک سیمنٹ، سپر سلفیٹ سیمنٹ اور اسی طرح ہائیڈرولک سیمنٹ پر ایف ای ڈی کو 2 روپے فی کلو گرام سے کم کر کے 1.75 روپے فی کلو گرام کر دیا گیا۔

¹⁶ ماخذ: بلومبرگ

فولاد

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کے شعبے میں نمودارچ نہیں ہو سکی اور سال گزرنے کے ساتھ اس کے سکڑاؤ میں کمی آئی گئی۔ سہ ماہی بنیادوں پر شعبے کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں اس شعبے کی پیداوار میں 6.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 6.8 فیصد کمی آئی تھی۔ تاہم، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں بحالی گذشتہ سہ ماہی کے اثرات زائل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئی، جس کا نتیجہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں مجموعی سکڑاؤ کی صورت میں نکلا۔

غذا

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو میں بلند ترین حصہ غذائی پروسیسنگ کی صنعت کا تھا، جس کی پیداوار میں 20.2 فیصد توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں بھی 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں اس شعبے کی رفتار میں مزید تیز ہو گئی کیونکہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں 56.1 فیصد سہ ماہی بہ سہ ماہی نمودارچ کی گئی۔ پیداوار میں اضافے کو بڑی حد تک تمباکو، گندم کی پسائی اور چینی کی صنعتوں کی کارکردگی سے منسوب کیا گیا ہے۔

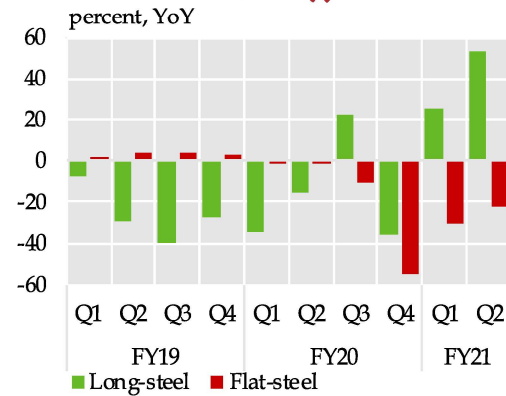
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں تمباکو کی صنعت میں 14.6 فیصد کی توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 29.2 فیصد کمی آئی تھی۔ گذشتہ برس کی ڈیوٹی کی ساخت کو برقرار رکھنے کے فیصلے کے ساتھ تمباکو کی غیر قانونی اور جعلی مصنوعات کے خلاف بدستور جاری مہم سے اس کی پیداوار کو بڑھانے میں مدد ملی۔¹⁷ مختصر یہ کہ دوسری سہ ماہی کے دوران نمو سست رہی کیونکہ اساسی اثر کی وجہ سے پہلی سہ ماہی میں یہ بہت بلند تھی۔¹⁸

گندم پیسنے کی صنعتوں کا بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی مجموعی نمو میں حصہ 1.2 فیصد رہا۔ پیداوار میں تیزی سے اضافہ بظاہر پنجاب میں صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے میں اندراج کرانے والے یونٹس کی تعداد میں اضافے کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جون 2019ء میں یونٹس کی تعداد 686 تھی جو اگست 2020ء میں بڑھ کر 738 تک پہنچ گئی۔

دوسری جانب مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران خوردنی تیل کی پیداوار کمزور رہی۔ گھی کی پیداوار میں 3.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ زیر جائزہ مدت میں بناتی گھی کی پیداوار سال بسال بنیادوں پر 1.4 فیصد نمو حاصل کر سکی۔ اہم خام مال پام آئل کی قیمت میں خاصے اضافے کی وجہ سے خوردنی تیل کی پروسیسنگ کرنے والی فرموں کے آپریشنز سست ہو گئے۔ اہم پیداواری ممالک کی رسد میں تعطل کے

تعمیرات کی صنعت میں استعمال ہونے والی سلاخوں کی طلب مضبوط رہی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیداوار میں 39.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 25.9 فیصد کمی آئی تھی۔ دوسری جانب، ملک میں آلات کی پیداوار میں کمی کے سبب چھٹی فولادی مصنوعات کی طلب کمزور رہی۔ تاہم گاڑیوں کے شعبے کی جانب سے مضبوط طلب نے آلات کے جز میں ہونے والے کچھ نقصانات کی تلافی کر دی۔ گاڑیوں کی صنعت کی بلند طلب سے چھٹے فولاد کی پیداوار میں کمی کو محدود رکھنے میں مدد ملی اور یہ پچھلی سہ ماہی کے 30.1 فیصد سے گر کر مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں 22.4 فیصد پر آگئی (شکل 2.8)۔

شکل 2.8: لمبے بمقابلہ چھٹے فولاد کی پیداوار میں نمو



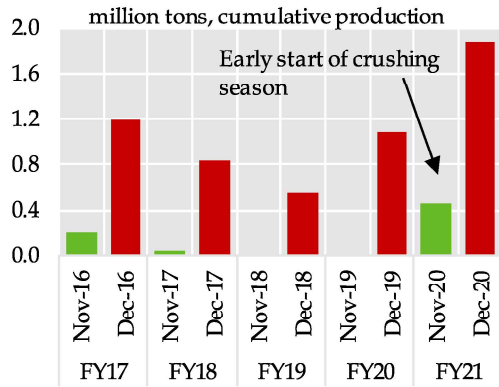
Source: Pakistan Bureau of Statistics

¹⁷ ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو (fbr.gov.pk/pr/fbr-intensifies-operations-against-illicit-an/152654)

¹⁸ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف ای ڈی میں اضافے کی وجہ سے تمباکو کی پیداوار 34.5 فیصد سکڑ گئی تھی۔

امریکا کے محکمہ زراعت کے مطابق حالیہ سیزن کے آغاز پر پاکستان میں چینی کے ذخائر مالی سال 13ء کی کم ترین سطح سے نیچے گر گئے تھے۔²⁰ نتیجتاً، ملکی مارکیٹ میں چینی کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس کی قیمت میں اوسطاً 21.7 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا۔ کم ذخائر اور بلند قیمتوں نے اضافی طلب پوری کرنے کے لیے اس جنس کو درآمد کرنے کی ضرورت میں اضافہ کر دیا تھا۔ گذشتہ دس برسوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ ملک کو چینی اتنی قابل ذکر مقدار میں درآمد کرنا پڑی۔²¹

شکل 2.9: چینی کی پیداوار



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیاں

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں 11.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 37.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یہ تبدیلی خاصی وسیع البنیاد تھی کیونکہ دوسری سہ ماہی میں گاڑیوں کے شعبے میں پہلی بار مثبت نمو ہوئی جبکہ گذشتہ نو سہ ماہیوں میں سکڑاؤ درج کیا گیا تھا۔

سبب پام آئل کے عالمی ذخائر میں کمی کے نتیجے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کی عالمی قیمت میں 34.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔¹⁹ اس وجہ سے خوردنی تیل پر رو سیس کرنے والی ملکی صنعت (خصوصاً چھوٹی فرموں نے) نے اسے کم مقدار میں درآمد کرنے کو ترجیح دی۔ خصوصاً، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں پام آئل کی درآمدات میں 17.4 فیصد کمی ہوئی۔

ملکی مارکیٹ میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے مطابق پام آئل کی ملکی قیمتیں بھی بڑھ گئیں، جس نے ممکنہ طور پر مارکیٹ پر بھی مضر اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں بنائی گئی اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں سال بسال بنیادوں پر بالترتیب 16.0 فیصد اور 10.7 فیصد اضافہ ہوا۔ منقولی شواہد کے مطابق بلند لاگت کے ساتھ ساتھ کم آمدنی بھی صنعت کے منافع جاتی مارجن میں کمی کا باعث بنی۔

چینی

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی پیداوار میں 72.1 فیصد توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 97.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس صنعت کی پیداوار کو گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کے کچل کاری کے موسم کی جلد شروعات سے مزید تقویت ملی (شکل 2.9)۔ صوبائی حکومتوں نے چینی کے کارخانوں کو ادکامات دیے تھے کہ وہ ملکی قلت پر قابو پانے اور درآمدات کی ضرورت ختم کرنے کے لیے جلد کچل کاری شروع کر دیں۔ مزید برآں، چینی کی پیداوار کو گنے کی پیداوار میں 12.3 فیصد نمو، گنے کی علامتی قیمت میں 10 روپے فی 40 کلوگرام اضافے (مالی سال 21ء کے سیزن کے لیے بڑھا کر 200 روپے فی 40 کلوگرام کرنا) کے ساتھ ساتھ چینی کے ملکی ذخائر میں کمی اور ملک میں اس کی قیمت میں تیزی سے اضافے سے بھی تقویت ملی۔ ان عوامل سے کارخانے داروں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ پیداواری حجم میں اضافہ کریں۔

¹⁹ ماخذ: عالمی بینک، اجناس کی قیمتیں۔

²⁰ ماخذ: بیرونی زرعی سروس، امریکی محکمہ زراعت (یو ایس ڈی اے)۔

²¹ مالی سال 11ء تا مالی سال 20ء تک 6.1 ملین ڈالر کی اوسط درآمدات کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں چینی کی درآمد 126.6 ملین ڈالر تھی۔

جدول 2.8: گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار، پہلی ششماہی

م س 19ء	م س 20ء	م س 21ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 21ء	م س 21ء
تمام کاریں	103,883	57,151	58,374	7.9	-45.0	2.1
800 سی سی سے کم کاریں	22,298	24,707	12,734	-5.1	10.8	-48.5
800 تا 1000 سی سی کے درمیان کاریں	29,108	13,470	12,037	13.5	-53.7	-10.6
1000 سی سی سے بڑی کاریں	52,477	18,974	33,603	11.3	-63.8	77.1
کھلیوں کی یونیٹی کاریں	3,926	2,094	4,107	-44.2	-46.7	96.1
ہلکی کمرشل گاڑیاں	22,198	11,525	12,465	-15.9	-48.1	8.2
ٹرکس	3,751	1,747	1,557	-16.9	-53.4	-10.9
بس	515	326	281	25.9	-36.7	-13.8
ٹریکٹرز	25,969	16,671	23,237	-20.4	-35.8	39.4
موٹر بائیک	914,860	809,607	949,750	-2.8	-11.5	17.3

ماخذ: پی ای ایم اے

(جدول 2.8)۔ اس نمو کو کمزور طلب، ترسیلات زر سے رقوم کی آمد میں اضافے اور دیہی معاشی سرگرمیوں کے بڑھنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران جس ایک اور زمرے میں بحالی دیکھی گئی وہ ٹریکٹر تھا۔ اس جز کی پیداوار میں دوہندسی نمود راج کی گئی۔ اس توسیع کو کئی عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اول، حکومت کی جانب سے مقامی ساختہ ٹریکٹروں پر سیلر ٹیکس کی مد میں 1.5 ارب روپے کے زراعت کی فراہمی سے اس کی مارکیٹ کو تقویت ملی۔²² اس کو مزید تقویت کم شرح سود سے ملی، جس کے نتیجے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں زرعی قرضوں کے استعمال میں 10.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ معاشی سرگرمیوں میں تیزی (خصوصاً تعمیرات کے شعبے میں) نے بھی ممکنہ طور پر ٹریکٹروں کی طلب کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا کیونکہ ٹریکٹروں کو کھدائی کے ساتھ ساتھ تعمیراتی سامان اور زرعی اجناس کی مال برداری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کار اور جیپ کے جز نے نمو میں اہم کردار ادا کیا۔ شرح سود میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ اور نئی کمپنیوں کی وجہ سے مسابقت میں اضافے سمیت متعدد عوامل نے اس جز پر مثبت اثر ڈالا۔ کم شرح سود میں اضافے نے گاڑیوں کے قرضوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا جس سے یہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 45.3 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 166 ملین روپے واپس کیے گئے تھے۔ شرح مبادلہ میں استحکام سے گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں بھی سہولت ملی کیونکہ اس سے درآمدی اجزاء کی لاگتوں کو محدود رکھنے کا موقع ملا۔ اسی طرح، مارکیٹ میں نئی کمپنیوں کی جانب سے متعارف کرائے گئے ماڈلز نے خصوصاً کار اور جیپ میں دلچسپی پیدا کی۔ مختصر یہ کہ گاڑیوں کی صنعت کی نمو کو گزشتہ چند سہ ماہیوں میں ممکنہ طور پر کم درج کیا گیا ہو کیونکہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اعداد و شمار میں ابھی تک کچھ نئی کمپنیوں کو شامل نہیں کیا گیا۔

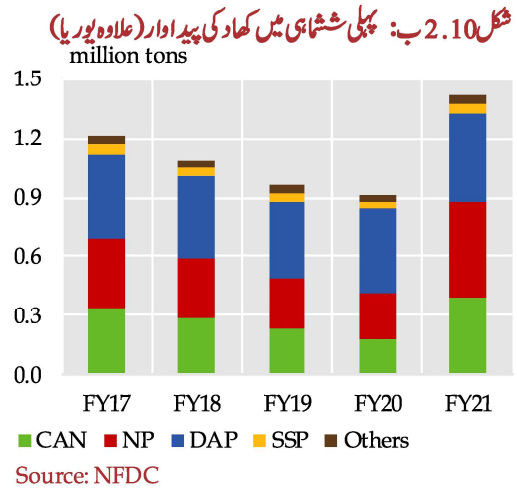
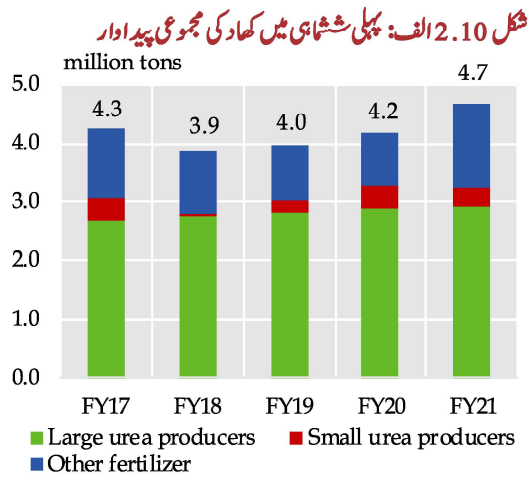
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 2-3 وہیلرز گاڑیوں میں خاصی نمو ہوئی۔ دراصل گاڑیوں کی صنعت کی مجموعی نمو کو بنیادی تحریک اس جز سے ملی

²² ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو: <https://download1.fbr.gov.pk/SROs/2020112313115933622SRO1248OF2020DATED23.11.2020>

کھاد

اس کے برعکس مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار کمزور رہی کیونکہ اس میں 1.0 فیصد کا سکڑاؤ دیکھا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ پیداوار میں سست رفتاری کا اہم سبب یوریا کے بڑے کارخانوں کی پیداوار تھی جبکہ یوریا کے چھوٹے پلانٹوں کی پیداوار میں خاصی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ بڑے کارخانوں کی پیداوار کی نمو میں سست رفتاری مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 0.6 فیصد رہ گئی جو گزشتہ برس 2.3 فیصد تھی۔ تمام بڑے پیداکار تقریباً مکمل پیداواری گنجائش کے مطابق کام کر رہے ہیں، لہذا، اس مدت میں معمولی نمو قابل فہم ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل این جی پر چلنے والے یوریا کے چھوٹے پلانٹس کی پیداوار میں 13.8 فیصد کی دوہندہ سی تخفیف ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 84.2 فیصد توسیع ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان کارخانوں کو گیس کی رسد کی فراہمی میں قحط کا نتیجہ کم پیداوار کی صورت میں نکلا جبکہ گزشتہ برس گیس کی قلت نہ ہونے کی وجہ سے اس میں متاثر کن نمو ہوئی تھی۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کی صنعت کی نموبڑھ کر 7.4 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پیداوار کو غیر یوریا کھاد سے مدد ملی کیونکہ یوریا کی پیداوار میں معمولی کمی درج کی گئی تھی (شکل 2.10 الف اور شکل 2.10 ب)۔



پیٹرولیم مصنوعات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم صنعت کی پیداوار میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 5.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 10.3 فیصد کمی آئی تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرول، ڈیزل اور فرنس آئل کی پیداوار میں بالترتیب 18.5 فیصد، 9.7 فیصد اور 6.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال بالترتیب 8.7 فیصد، 10.2 فیصد اور 14.1 فیصد کی توقع ہوئی تھی۔ پیٹرولیم صنعت کی مجموعی پیداوار میں ان تین اجناس کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔ ٹرانسپورٹیشن کی سرگرمیوں میں اضافے اور گاڑیوں کی فروخت میں تیزی نے ان مصنوعات کی پیداوار کی نمو میں اہم کردار ادا کیا۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بحیثیت مجموعی پیٹرول اور ڈیزل کی پیداوار میں اضافہ ہوا، تاہم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی تا مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی (شکل 2.11) میں پیٹرولیم مصنوعات کی مجموعی پیداوار میں اضافے کو فرنس آئل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی

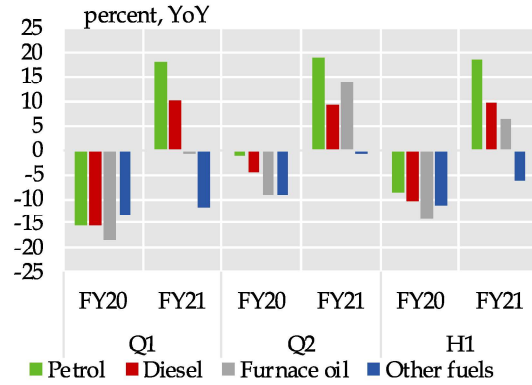
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران نائٹروجن فاسفیٹ اور کیلشیم امونیم نائٹریٹ میں بالترتیب 117.6 فیصد اور 112.0 فیصد سال بسال اضافے کے بل بوتے پر غیر یوریا کھادوں کی پیداوار بڑھ کر 54.8 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

جبکہ سوئی ٹیکسٹائل کی مصنوعات کمزور رہیں۔ گندم پیسنے کے جز کی طرح رپورٹنگ کرنے والی فرموں کی تعداد میں اضافے سے اس جز کو تقویت ملی۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سوئی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار کمزور رہی۔ مالی سال 21ء میں ٹیکسٹائل کی صنعت میں نمو کے امکانات پر منفی اثرات ڈالنے والے عوامل میں سے ایک کپاس کی توقع سے کم ملکی پیداوار ہے۔ ملک میں پیدا شدہ

میں اس کی پیداوار میں 13.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلی سہ ماہی کے دوران 0.7 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ گیس کی قلت کے سبب بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل کے استعمال پر عائد پابندیوں کے خاتمے سے اس جز کی بحالی کو تقویت ملی۔ اس کی عکاسی بجلی کے پیداواری آمیزے میں فرنس آئل کے حصے میں اضافے اور اس

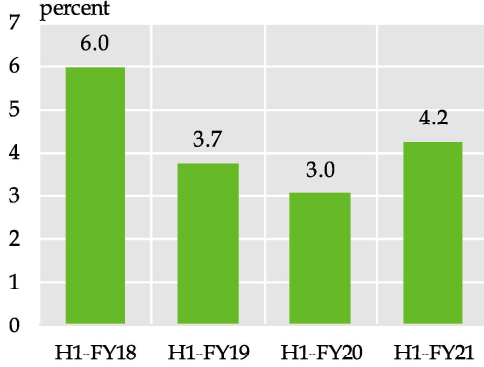
شکل 2.11: پیٹرولیم کی پیداوار، پہلی سہ ماہی بمقابلہ دوسری سہ ماہی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کے ساتھ زیر جائزہ مدت میں گیس کے حصے میں کمی سے ہوتی ہے (شکل 2.12)۔

شکل 2.12: بجلی کی پیداوار میں فرنس آئل کا حصہ



Source: NEPRA

کپاس کی قلت نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں خام کپاس کی قدرے مہنگی درآمدات کے استعمال کی ترغیب دی، جن میں گزشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں درآمدی مقدار کے لحاظ سے تقریباً 6 گنا اضافہ ہوا۔ مزید برآں، دھاگے کی درآمدات میں بھی تقریباً 11.7 فیصد اضافہ ہوا کیونکہ برآمد کنندگان اپنے برآمدی آرڈرز کو پورا کرنے کے لیے کسی حد تک درآمدی خام مال پر انحصار کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ٹیکسٹائل کی مقامی صنعت کو مسابقتی رکھنے اور ٹیکسٹائل برآمدات کو فروغ دینے کے لیے حکومت نے خام کپاس کی درآمدات پر اضافی کسٹم ڈیوٹی سے استثناء دے دیا تھا، جس سے بلند قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل اجزاء کی برآمدات میں نمو کے حصول میں مدد ملی۔

معیاری ایندھن یورو 5 پر منتقلی اور بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل پر عائد پابندی نے ریفائنریوں کے لیے دشوار صورت حال پیدا کر دی ہے²³ اور اس نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں 47.6 فیصد نمو میں کردار ادا کیا ہے، جو تاریخی لحاظ سے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والا دوسرا بڑا اضافہ ہے (صرف مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے بعد)۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی کارکردگی اچھی رہی اور اس میں 2.6 فیصد کی قابل ذکر نمو ہوئی جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 0.3 فیصد کمی معمولی کی ہوئی تھی۔ یہ مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے اس شعبے میں درج کی جانے والی بلند ترین نمو ہے۔ اس نمو میں اہم حصہ اون کے جز کا ہے

²³ پیٹرولیم مصنوعات کی صنعت میں یورو 5 ایندھن کے ضوابط کے اثرات کو پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے 2021-2020ء میں اجاگر کیا گیا ہے۔

2.4 خدمات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اہم اظہاریوں میں بہتری کا عمل جاری رہا، خصوصاً بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو اور درآمدات میں توسیع کے نتیجے میں تجارتی جز کی تھوک اور خوردہ سرگرمیوں میں تیزی دیکھی گئی (جدول 2.9)۔ تھوک اور خوردہ تاجروں کے بینک قرضوں میں بھی تیزی سے بحالی ہوئی اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص قرض گیری میں 30.2 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 35.7 ارب روپے کی خالص رقم واپس کی گئی تھی۔ اس قرض گاری کا بڑا حصہ پیٹرولیم اور کھاد کے شعبوں میں مرکوز تھا، جنہوں نے پیٹرولیم اور کھاد کی مصنوعات کی طلب میں اضافے کو پورا کرنے کے لیے قرضے حاصل کیے۔

ٹرانسپورٹ کے جز میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمرشل گاڑیوں کی طلب میں 24.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 53.0 فیصد کا سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا چکا ہے، گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کو زیر جائزہ مدت میں ایندھن کے استعمال میں اضافے سے بھی منسوب کیا گیا ہے (جدول 2.9)۔ لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد معاشی سرگرمیوں میں اضافے نے ٹرانسپورٹ کے شعبے پر مثبت اثرات مرتب کیے۔

مواصلات کے ذیلی جز میں انٹرنیٹ خدمات کی طلب میں اضافہ جاری رہا، کیونکہ کووڈ 19 کی دوسری لہر کی شروعات نے گھر سے کام اور آن لائن تعلیم کے انتظامات کی ضرورت میں اضافہ کر دیا تھا۔ اس تبدیلی سے زوم، وٹس ایپ اور اسکا پ جیسی ویڈیو کانفرنسنگ ایپس کو فروغ حاصل ہوا ہے (شکل 2.13)۔ طلب میں خاصا اضافہ ملک میں موبائل فون کی گنجائیت اور براڈ بینڈ استعمال کرنے والوں کی تعداد میں اضافے پر متجہ ہوا (جدول 2.9)۔

جدول 2.9: پہلی ششماہی میں شعبہ خدمات کے منتخب اظہاریے

م 21ء	م 20ء	تھوک اور خوردہ تجارت
30.2	-35.7	شعبہ جاتی قرضوں کا استعمال * بہاؤ (ارب روپے)
17.6	1.2	پیٹرولیم مصنوعات ¹
10.3	6.5	کھاد اور ایگرو
2.3	-43.4	دیگر
24.5	23.2	درآمدات (ارب ڈالر) الف
7.6	-2.7	بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)
871.6	877.7	زرعی قرضہ (تقسیم - ارب روپے)
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات		
7.7	6.9	ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت
7.6	6.8	جس میں روڈ ٹرانسپورٹ
0.06	0.09	ریلوے
14,295	11,488	کمرشل گاڑیوں کی فروخت (اکائیاں)
82.3	78.2	موبائل فون گنجائیت (فیصد)
93	78	براڈ بینڈ استعمال کنندگان (ملین)
مالیات اور پیسہ		
25,124	21,991	اثاثے (ارب روپے) *
18,519	15,953	ڈپازٹس (ارب روپے) *
1.0	0.8	اثاثوں پر منافع ** (فیصد)
13.8	11.3	ایکویٹی پر منافع ** (فیصد)
118	88	منافع ** (ارب روپے)
9.2	8.6	انکیشن تناسب (فیصد)
دیگر نجی خدمات		
668.3	486.9	خالص آئی سی ٹی برآمدات (ملین ڈالر)
عمومی حکومتی خدمات		
682.0	749.2	عمومی حکومت اور دفاع پر اخراجات ***

نوٹ: قوسین میں دی گئی مالیتیں جی ڈی پی میں شعبہ جاتی حصہ ہیں، مالی سال 20ء تک۔

الف - پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار

1 ٹھوس، سیال، گیس پر مبنی ایندھن اور متعلقہ مصنوعات۔ اسٹاکس، آخر دسمبر 2020ء تک۔

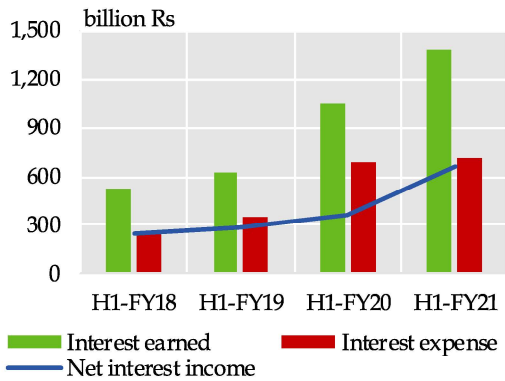
** بعد از ٹیکس *** بشمول صرف حکومت کے جاری اخراجات۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک، الف پاکستان دفتر شماریات، او سی اے سی، پی اے ایم اے، پی ٹی اے اور

وزارت خزانہ۔

پر منافع جیسے نفع یابی کے اظہاریوں میں بھی گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بہتری دیکھی گئی۔ شعبہ بینکاری کے منافع کو بڑھانے میں اہم کردار خالص سودی آمدنی میں اضافے اور کم شرح سود کے باعث حکومتی تمسکات پر کمیٹیٹل گین نے ادا کیا (شکل 2.14)۔

شکل 2.14: جدولی بینکوں کی سودی آمدنی اور اخراجات



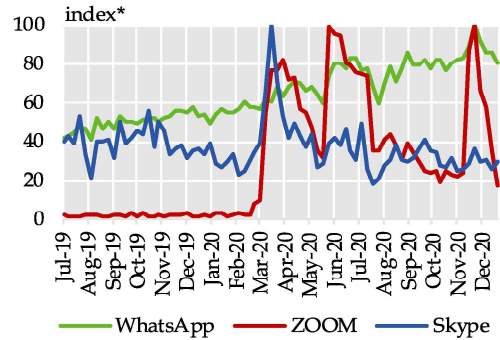
Source: State Bank of Pakistan

شعبہ بینکاری میں کووڈ 19 کی مدت میں اکاؤنٹس کی تعداد (شکل 2.15 الف) اور لین دین کے حجم (شکل 2.15 ب) دونوں میں توسیع ہوئی۔ برانچ لیس بینکاری کھاتوں کے استعمال میں خاصے اضافے کو متعدد عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اول، کووڈ 19 کے پھیلاؤ کو روکنے کی غرض سے نقل و حرکت کو محدود کرنے کی پابندیوں نے لوگوں کو ڈیجیٹل ذرائع پر منتقلی کی ترغیب دی۔ دوم، بلادفتر بینکاری خدمات کے کئی فراہم کنندگان اور کمرشل بینکوں نے ایم والٹ ایپس کے ذریعے آن لائن شاپنگ خدمات (ایئر ٹائم کی خریداری، ڈیٹا بنڈل، بلوں، فیسوں کی ادائیگی، تنخواہ اور رقم کی منتقلی) کو زیادہ مربوط بنایا، جو ممکنہ طور پر ڈیجیٹل تبدیلی لانے میں معاون ثابت ہوا ہو گا۔

مزید برآں، ڈیجیٹل ادائیگیوں میں مزید اضافے اور بائیو میٹرک توثیق کے سبب کووڈ 19 پھیلنے کا خطرہ کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری خدمات کے استعمال میں اضافے کی حوصلہ افزائی کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ مثلاً، مرکزی بینک نے بلادفتر بینکاری صارفین کو 25,000 روپے ماہانہ تک نقد رقم نکالنے/جمع کرانے کی اجازت دی، جبکہ قبل ازیں بائیو میٹرک توثیق کے بغیر صفر

اسی طرح، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص آئی سی ٹی برآمدات جیسی دیگر نجی خدمات 33.3 فیصد اضافے سے بڑھ کر 649.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 486.9 ملین ڈالر تھیں۔ آئی سی ٹی خدمات

شکل 2.13: پاکستان میں ویڈیو کانفرنسنگ ایپس میں دلچسپی



* Index score represents search interest relative to the highest point on the chart for the given region and time. A value of 100 is the peak popularity for the term. A value of 50 means that the term is half as popular. A score of 0 means there was not enough data for this term.

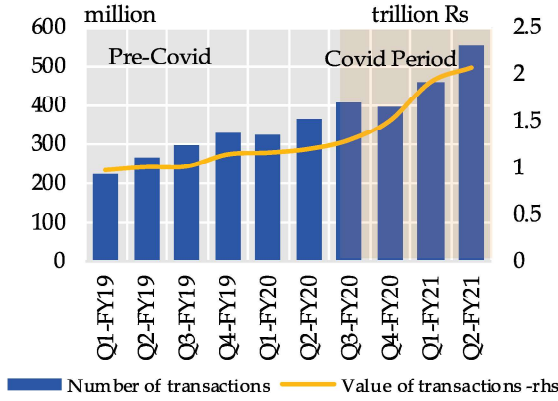
Source: Google Trends

میں بیشتر عموماً سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر خدمات سے پیدا ہوئی، جس میں سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کی تنصیب اور آپریشن سے متعلق سافٹ ویئر برآمدات اور مشاورتی خدمات شامل ہیں۔ مواصلاتی شعبے کی خدمات میں کلاؤڈ کمپیوٹنگ، نیٹ ورک سیکورٹی اور سافٹ ویئر مشاورتی خدمات آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے پر منتج ہوئیں (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5)۔

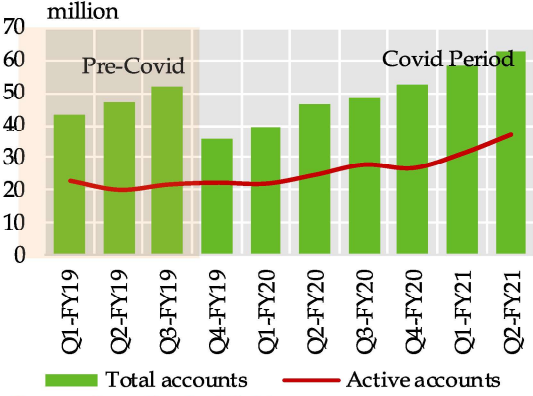
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی حکومت کے اخراجات میں سال بسال بنیادوں پر مجموعی سکڑاؤ دیکھا گیا۔ مزید برآں، دفاع اور پنشن اخراجات میں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی (باب 4)۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیات اور بیمہ کے جز میں شامل شعبہ بینکاری میں سال بسال بہتری درج کی گئی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ بینکاری کا بعد از ٹیکس منافع 34 فیصد اضافے سے بڑھ کر 118.0 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ گزشتہ برس یہ 88.0 ارب روپے تھا۔ اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی

شکل 2.15: برانچ لیس بینکاری کھاتوں کے ذریعے لین دین



شکل 2.15 الف: برانچ لیس بینکاری کھاتوں کی تعداد میں اضافہ



Source: State Bank of Pakistan

منڈیوں، غذائی گوداموں، کاشت کاروں کی منڈیوں، خوراک کی دکانوں اور دوا فروشی جزی کے مقامات کا دورہ کیا جاتا ہے اور اس سے نقل و حرکت کے جزی میں نمایاں بہتری کی وضاحت ہوتی ہے۔

ٹرانزٹ اسٹیشنوں کے دوروں کی تعداد میں بہتری میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا، جن میں پبلک ٹرانسپورٹ کے مراکز جیسے بس اسٹاپ، ریلوے اسٹیشن اور بندرگاہیں شامل ہیں۔ کووڈ 19 کی پابندیوں میں نرمی سے اس جزی کو فائدہ پہنچا، جس سے اندرون شہر اور صوبے کے اندر سفر میں اضافے اور سیاحتی خدمات کے بحال ہونے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے (جدول 2.9) سے بھی ٹرانسپورٹ کے شعبے میں وسیع تر بحالی کی نشاندہی ہوتی ہے، جس نے ٹرانزٹ اسٹیشنوں کی سرگرمیوں پر مثبت اثر ڈالا۔

سطح کے کھاتوں کے لیے یہ رقم 15,000 روپے ماہانہ تھی۔²⁴ مجاز مالی اداروں کو ہدایت بھی دی گئی کہ وہ ایم والٹس کے ذریعے رقوم کی منتقلیوں پر عائد سروس چارج ختم کر دیں۔²⁵ مزید برآں، ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے کے مقصد سے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں ملک کا پہلا فوری نظام ادائیگی ”راست“ متعارف کرایا ہے۔ اس نظام کا مقصد افراد، کاروباری اور حکومتی اداروں کو کم لاگت لین دین کے ساتھ فوری ادائیگی کرنا ہے۔²⁶

ان اظہاریوں کے علاوہ گوگل کے نقل و حرکت کے اعداد و شمار سے چار اجزائی تفصیلات معلوم ہوتی ہیں جن کا خدمات کے شعبے سے گہرا تعلق ہے اور یہ ملک میں مسلسل بہتری کو ظاہر کرتے ہیں (شکل 2.16)۔²⁷ تفصیلی تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ آخر دسمبر 2020ء تک چار میں سے دو اجزاء، کریانہ اور فارمی اور ٹرانزٹ اسٹیشنوں پر نقل و حرکت لاک ڈاؤن سے پہلے کی سطح پر پہنچ چکی ہے۔ حکومت کی اسارٹ لاک ڈاؤن کی پالیسی میں ضروری غذائی اجزاء، ادویات اور اشیائے خورد و نوش فروخت کرنے والوں کو استثناء دیا گیا۔ کریانہ اور ادویات میں کریانے کی

²⁴ سطح صفر ان افراد کے لیے بنیادی ایم والٹ اکاؤنٹ ہے، جن کے لیے اپنے صارف کو پہچانے کی کم شرائط اور لین دین کی پست حدود مقرر ہیں۔

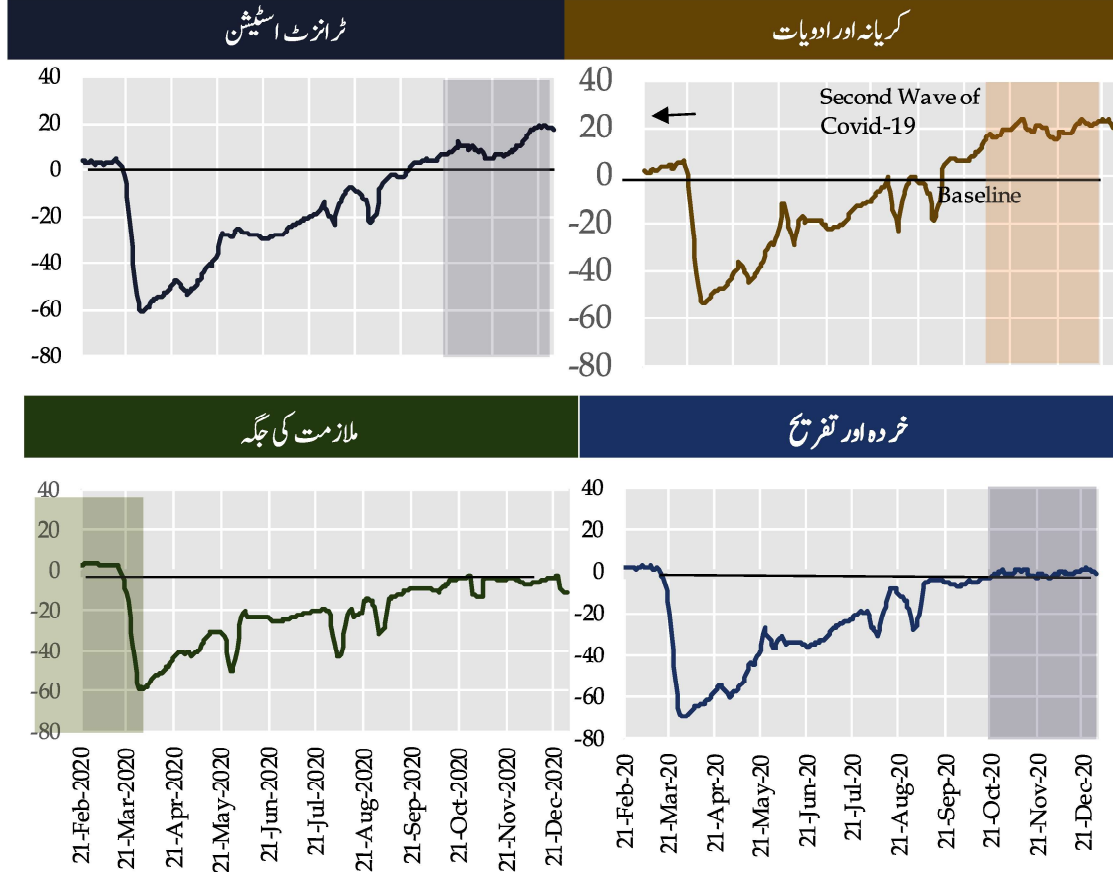
²⁵ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2020ء، ”کووڈ 19 وبا سے نمٹنے کے اقدامات۔ برانچ لیس بینکاری آپریشنز“، 26 مارچ 2020ء۔ ان اقدامات میں بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 33 برائے 2020ء کے ذریعے 31 دسمبر 2020ء تک مزید توسیع کی گئی۔

²⁶ ”راست“ کی مزید تفصیلات کے لیے www.sbp.org.pk/dfs/Raast.html سے رجوع کیجیے۔

²⁷ گوگل کے نقل و حرکت کے اظہاریوں کو وسط فروری 2020ء سے مرتب کیا جا رہا ہے، جب وہانے ایک عالمی مسئلے کی شکل اختیار کر لی تھی؛ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی (جون 2019ء تا دسمبر 2020ء) کے تقابلی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔

شکل 2.16: پاکستان میں گوگل حرکت پذیری میں تبدیلیاں (سات روزہ ہانہ اوسط)

percent change, compared to baseline*



*The baseline (pre-Covid) is the median value for the 5- week period (Jan 3–Feb 6, 2020). the negative value represent activity is down while positive value represent activity is up from the baseline.

Source: Covid-19 Community Mobility Report

میں نشستوں کی کم تعداد نے ممکنہ طور پر لوگوں کو ریسٹورانوں پر جانے کے بجائے آن لائن کھانا آرڈر کرنے کو ترجیح دی۔ مزید برآں، حکومت نے سرکاری اور نجی کمپنیوں کو ہدایت دی کہ وہ گھر سے کام کے انتظامات میں اضافہ کریں، جس کا نتیجہ ملازمت کے مقامات پر لوگوں کے کم دوروں کی صورت میں نکلا، جس کی عکاسی گوگل کے نقل و حرکت کے ڈیٹا سے ہوتی ہے۔

خرده، تفریحی اور ملازمت کے مقام کی حرکت پذیری لاک ڈاؤن سے پہلے کی سطح کے قریب رہی۔²⁸ تھوک اور تفریحی جزیں بحالی کی سست رفتاری کا سبب وپاکی دوسری لہر کے سبب ریسٹورانوں، کیفے، شاپنگ سینٹرز، عجائب گھروں، لائبریریوں اور سینما گھروں جیسے تفریحی مقامات پر عائد پابندیاں تھیں۔ خصوصاً ریسٹورانوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اندر کھانے کی سہولتیں بند کر دیں اور انہیں کہا گیا کہ وہ کھلی جگہ پر کھانا کھلائیں، یا ٹیک اوے کی خدمات مہیا کریں۔ بعض ریسٹورانوں

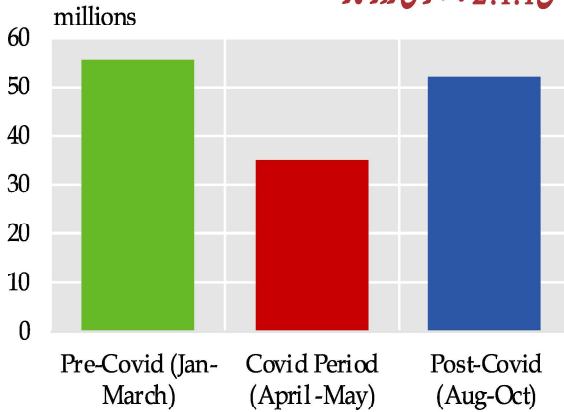
²⁸ کریانہ اور ادویات کی دکانوں اور ٹرانزٹ اسٹیشنوں کی جگہوں کے دورے بالترتیب 25 فیصد، 19 فیصد اور 4 فیصد زیادہ تھے۔ جبکہ ملازمت کے مقام کے جزیں نقل و حرکت میں لائن (کووڈ سے قبل) کے مقابلے میں 7.0 فیصد کم تھی۔

کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ کاروباری اعتماد سروے سے پتہ چلتا ہے کہ شعبہ خدمات کے روزگار کے اشاریے نے بھی اکتوبر 2020ء کی لہر میں اضافے کا رجحان برقرار رکھا جبکہ دسمبر 2020ء میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ تعمیراتی صنعت کی اجزوں میں نمو بھی مثبت رہی اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران نمو کی شدت میں تھوڑی سی کمی دیکھی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ معیشت میں وافر استعداد موجود ہے اور عمومی طور پر سرگرمی کو وڈ سے پہلے کی سطح سے نیچے ہے۔

روزگار

مینوفیکچرنگ شعبے کے صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے کے اعداد و شمار پر مبنی سندھ اور پنجاب کے روزگار کے اشاریے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے ابتدائی دو مہینوں میں روزگار میں بہتری کا رجحان جاری رہا (شکل 2.17)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء میں روزگار کی مجموعی نمو مثبت ہو کر 0.9 فیصد ہو گئی،²⁹ جبکہ جولائی تا نومبر مالی سال 20ء میں 0.3 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ یہی نتائج پاکستان دفتر شماریات کے شائع کردہ کو وڈ 19 کے سماجی و معاشی اثرات کی جانچ میں بھی دکھائے گئے ہیں (بکس 2.1)۔³⁰

شکل 2.1.1: مجموعی روزگار



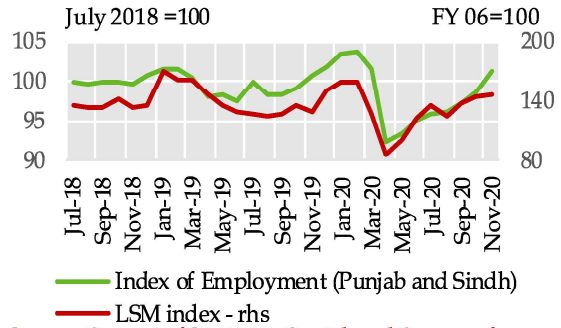
Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.5 انفرادی قوت کی مارکیٹ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران روزگار کی بحالی کا عمل جاری رہا، جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور خدمات کے شعبے کے مثبت نتائج سے ہم آہنگ ہے۔ پنجاب اور سندھ کے مینوفیکچرنگ شعبے کے روزگار کے اعداد و شمار میں بہتری کے عکاس ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے سے بھی مینوفیکچرنگ میں روزگار کے ڈیٹا کے رجحان کو تقویت ملتی ہے جو صنعتی شعبے کے روزگار اشاریے میں اضافے

شکل 2.17: سندھ اور پنجاب کا مشترکہ صنعتی روزگار اور بڑے

پیمانے کی اشیا سازی کا اشاریہ



Source: Bureau of Statistics, Punjab and Bureau of Statistics, Sindh

بکس 2.1: کو وڈ 19 کے اثرات کی جانچ پر خصوصی سروے

پاکستان دفتر شماریات نے قومی اور صوبائی سطح پر کو وڈ 19 کے اثرات معلوم کرنے کے لیے 6000 گھرانوں کے انٹرویوز پر مبنی ایک خصوصی سروے کیا۔ اس سروے سے لاک ڈاؤن سے قبل اور اس کے بعد افراد کے کام کی صورت حال کی عکاسی کے ساتھ سب سے زیادہ متاثرہ صنعتوں اور پیشوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ لاک ڈاؤن کے نفاذ سے قبل مجموعی روزگار 55.7 ملین کارکنوں پر مشتمل تھا اور نقل و حرکت پر سخت پابندیوں کی وجہ سے گر کر 35 ملین پر آگیا، جو 37 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، اس کے بعد پابندیوں میں نرمی اور معاشی سرگرمیوں کی بتدریج بحالی کے ساتھ مجموعی روزگار بحال ہو کر 52.5 ملین

²⁹ نمو کو فولادی صنعت کا ڈیٹا خارج کر کے اخذ کیا جاتا ہے۔

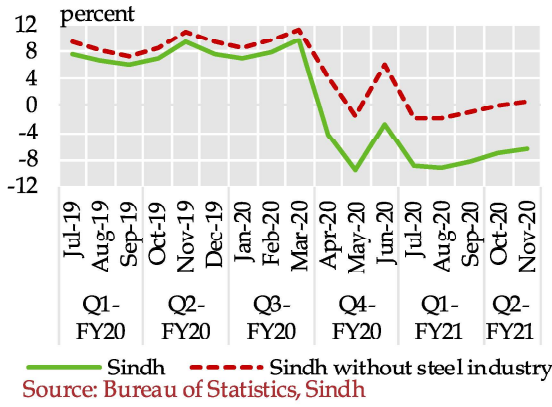
³⁰ ماخذ: 19-covid-impacting-evaluating-special-content/pk.gov.pbs.www -

پر آگیا (شکل 2.1.1)۔ پی بی ایس سروے سے مزید نشاندہی ہوتی ہے کہ روزگار کے نقصان کے ساتھ تقریباً 6.7 ملین ملازمین کو اپنی آمدنی میں بھی کمی کا سامنا رہا۔

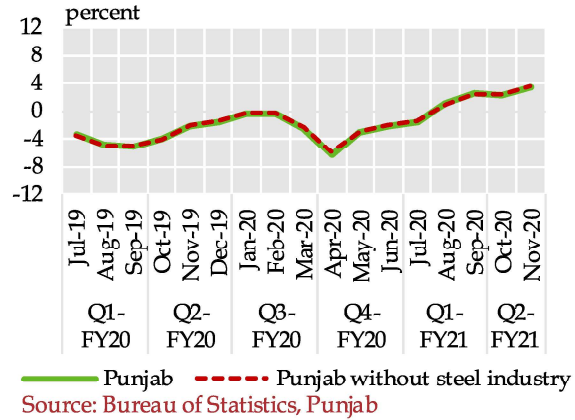
سروے میں متاثرہ کارکنوں کی صنعت وارتقسیم کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے تعمیرات کے شعبے کاروزگار سب سے زیادہ متاثر ہوا: اس شعبے سے وابستہ 59 فیصد افراد کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا، اور 21 فیصد کو ان کی آمدنی میں کمی کا تجربہ ہوا۔ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ اکتوبر 2020ء تک تعمیرات کے شعبے میں روزگار مکمل طور پر بحال نہیں ہوا تھا۔

حوالہ: پاکستان دفتر شماریات (2020ء): پاکستان کے عوام کی بہبود پر کووڈ 19 کے سماجی و معاشی اثر کی جانچ کے لیے خصوصی سروے۔ اسلام آباد: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.1.8 ب: سندھ میں روزگار کی سال بسال نمو



شکل 2.1.8 الف: پنجاب میں روزگار کی سال بسال نمو



زیر جائزہ مدت میں صوبہ سندھ کے مینوفیکچرنگ شعبے میں منفی نمو ہوئی۔ اس سے قطع نظر یہاں دو نکات قابل ذکر ہیں۔ اول، مالی سال 21ء کے آغاز سے سکڑاؤ کی شدت میں مستقل کمی آئی ہے۔ دوم، منفی نمو کا سبب فولاد کی صنعت میں روزگار کا نقصان ہے، جس کا صوبے کے درج کردہ مجموعی روزگار میں حصہ تقریباً 8 فیصد ہے۔ اپریل تا ستمبر 2020ء کے مہینوں میں فولاد کی صنعت کا ڈیٹا درن نہیں کیا گیا، اور جب رپورٹنگ شروع ہوئی تو اس میں اکتوبر تا نومبر مالی سال 21ء کی مدت کے لیے 97.5 فیصد منفی نمو ظاہر کی گئی۔³¹ اس کمی کی وجوہات میں پاکستان اسٹیل ملز سے ملازمین کی برطرفی ہو سکتی ہے، جس کا ماہانہ صنعتی سروے میں دستیاب فولاد کے صنعتی ڈیٹا میں بڑا حصہ ہے۔ فولادی صنعت کے ڈیٹا کو منہا کیا جائے تو یہ سندھ

صوبائی سطح کے ڈیٹا سے صوبہ پنجاب میں روزگار کی سطح میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران پنجاب میں روزگار میں 1.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 3.9 فیصد کا سکڑاؤ ہوا تھا (شکل 2.1.8 الف)۔ مزید برآں، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے ابتدائی دو مہینوں میں 2.3 فیصد نمو ہوئی جو مالی سال 21ء کے مقابلے میں بلند ہے۔ اس کا سبب پنجاب کے صنعتی شعبے میں سرگرمیوں کا بڑھنا ہے، جن میں اکتوبر تا نومبر مالی سال 21ء میں 5.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 3.8 فیصد تھی۔

³¹ ماخذ: (پی آر نمبر 428) اور (پی آر نمبر 405)، وزارت خزانہ (finance.gov.pk/press_releases.html)۔

کے درمیان نمو کی رفتار میں اضافہ ہوا، جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی نمو سے ہم آہنگ ہے۔ صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے میں سندھ اور پنجاب کے درج کردہ مجموعی روزگار میں سوتی ٹیکسٹائل کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہے، لہذا روزگار کے مجموعی اعداد و شمار کی بہتری میں بنیادی طور پر اس شعبے میں نمونے اہم کردار ادا کیا ہے۔ چینی کی صنعت کے روزگار میں بھی 12.6 فیصد نمو ہوئی جو ملک میں کچل کاری کے موسم کی جلد شروعات کی بدولت ممکن ہوئی۔

کپاس اور چینی کے علاوہ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء میں گاڑیوں اور دواسازی کے شعبوں کے روزگار میں نمودار کی گئی۔ یہ مثبت پیش رفتیں ان صنعتوں کی پیداوار میں نمو سے ہم آہنگ ہیں۔ اسی مدت میں گاڑیوں اور دواسازی کے شعبوں میں بالترتیب 12.9 فیصد اور 6.0 فیصد نمو ہوئی۔ مزید برآں، جولائی تا نومبر کی مدت میں پنجاب میں گندم پیسنے کے روزگار میں بھی اضافہ ہوا۔ جولائی تا نومبر مالی سال 20ء میں روزگار میں 0.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی جو جولائی تا نومبر مالی سال 21ء میں بڑھ کر 17.1 فیصد تک پہنچ گئی۔ تاہم اس اضافے کا اہم سبب ڈیٹا کے مجموعے میں اندراج کرنے والی ملوں کی تعداد کا بڑھنا ہے۔³²

جدول 2.10: شعبوں میں سال بسال نمو

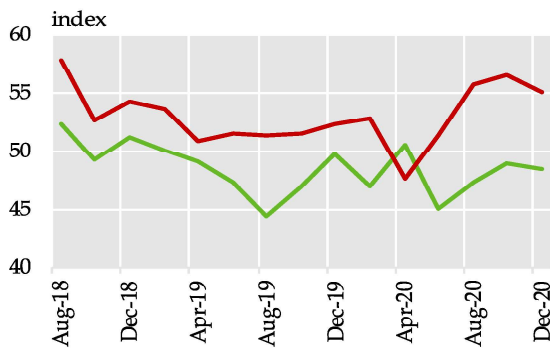
جولائی تا نومبر س 20ء	جولائی تا نومبر س 21ء	
-17.7	12.6	چینی
0.7	17.1	گندم کی پائی
6.4	9.3	خوردنی تیل
18.7	5.8	سگریٹ
-	3.9	گاڑیاں
-17.3	4.8	دواسازی
1.1	3.6	چمڑے کی رنگائی
2.6	1.4	کھاد
-4.2	0.4	سوتی ٹیکسٹائلز
-1.7	-7.8	پیٹرولیم مصنوعات
-9.3	-89.4	فولاد سیریا/ اینٹیکل

ماخذ: پنجاب دفتر شماریات اور سندھ دفتر شماریات

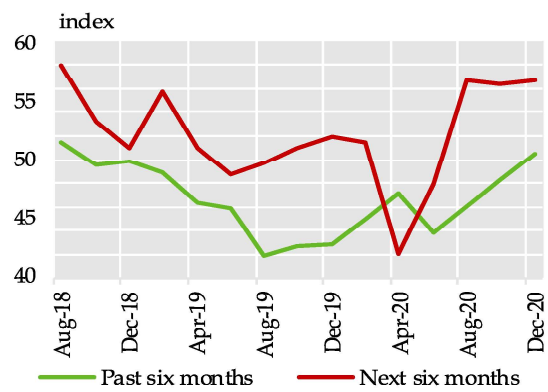
میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں روزگار کی سطح میں 0.3 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.18 ب)۔

شعبہ جاتی نقطہ نظر سے سوتی ٹیکسٹائل میں روزگار نے جولائی تا نومبر مالی سال 20ء میں منفی نمودار کی جبکہ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء میں 0.4 فیصد نمودار کی گئی (جدول 2.10)۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی اور مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی

شکل 2.19 ب: خدمات کا کاروباری اعتماد سروے کاروزگار اشاریہ



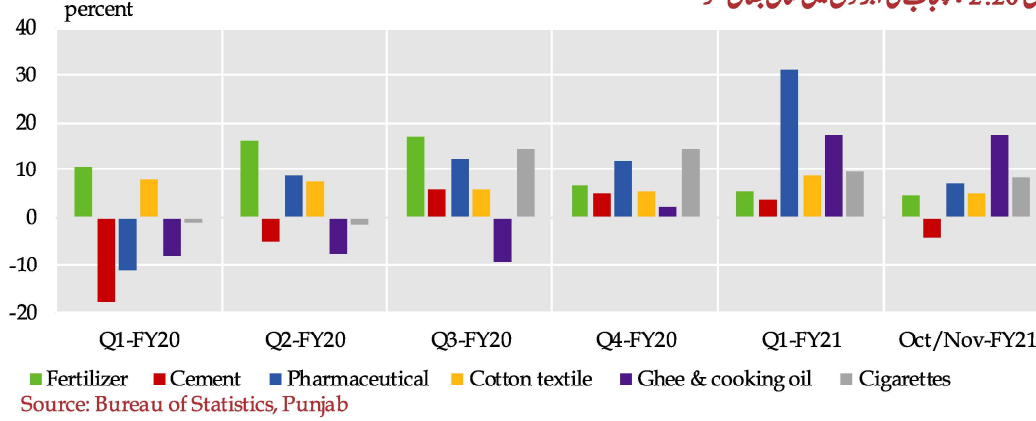
شکل 2.19 الف: صنعتوں کا کاروباری اعتماد سروے کاروزگار اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan

32 صوبہ سندھ کے لیے گندم کی پائی اور سگریٹ کی صنعت کے روزگار کے ڈیٹا کا اندراج نہیں کرایا گیا۔

شکل 2.20: پنجاب کی اجرتوں میں سال بسال نمو



مقابلے میں بلند ہے، جو کہ پہلی لہر کی مدت تھی۔ اس کا اہم سبب یہ ہے کہ لاک ڈاؤن نافذ کرنے کے بجائے حکومت نے وبا کی دوسری لہر سے اسارٹ اور مانیگرو لاک ڈاؤن کی مدد سے نمٹا۔ مزید برآں، ویکسین کی متوقع دستیابی اور وبا کے حوالے سے ناقابل پیش گوئی کیفیت میں کسی حد تک کمی آئی ہے۔

اجرتیں

اجرتوں کے لیے پنجاب کے روزگار اور صنعتی پیداوار کے ماہانہ سروے کا ڈیٹا درج شدہ شعبوں میں مجموعی نمو کو ظاہر کرتا ہے۔³³ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں دواسازی کی صنعت سے وابستہ کارکنوں کی تنخواہوں میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا، جس کے بعد اکتوبر تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران 7.1 فیصد نمو ہوئی۔ اس نمو کو جاری کورونا کی وبا کے سبب طبی سامان کی رسد میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے نتیجے میں صنعت میں افرادی قوت کی طلب بڑھ گئی۔ جولائی تا نومبر کی مدت میں کھاد، سوتی فیکٹس، سگریٹ اور مینوفیکچرنگ کی صنعتوں کی اجرتوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا (شکل 2.20)۔ تاہم، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.0 فیصد نمو حاصل کرنے کے بعد سیمنٹ کی صنعت کی اجرتوں میں دوسری سہ ماہی کے ابتدائی دو مہینوں کے دوران منفی نمودار کی گئی۔³⁴

اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے میں روزگار کے اشاریے سے سندھ اور پنجاب کے صنعتی ڈیٹا کے رجحان کو تقویت ملتی ہے۔ دسمبر 2020ء کے سروے کی لہر میں شامل 50.5 فیصد صنعتی یونٹس نے گزشتہ چھ مہینوں میں روزگار میں اضافہ درج کیا ہے جبکہ اگست 2020ء کی لہر میں یہ 46.0 فیصد تھا۔ مزید برآں، حالیہ لہر سے نشاندہی ہوتی ہے کہ صنعتی فرمیں مستقبل میں بھی روزگار میں مزید اضافے کے لیے پرامید ہیں (شکل 2.19 الف)۔ اس کی وضاحت بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مثبت نمو سے ہوتی ہے۔

مزید برآں، کاروباری اعتماد کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 2020ء کی لہر میں شعبہ خدمات کے روزگار کے حالیہ اشاریے میں 0.4 فیصد کی معمولی کمی ہوئی تھی، جس سے زیر جائزہ مدت میں روزگار کی سطح میں کسی نمایاں تبدیلی کی نشاندہی نہیں ہوتی۔ مستقبل کے روزگار کے اشاریے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاروباری اداروں کی اکثریت (55.1 فیصد) کو توقع ہے کہ مستقبل میں روزگار کی سطح بڑھے گی۔ تاہم، اکتوبر تا دسمبر 2020ء میں مستقبل میں خدمات کے شعبے میں روزگار کی سطح کے متعلق اعتماد میں بتدریج کمی دیکھی جاسکتی ہے (شکل 2.19 ب)۔ اس کا ایک سبب ملک میں کووڈ 19 کی دوسری لہر ہو سکتی ہے۔ تاہم مستقبل کے روزگار کا اشاریہ (اگلے چھ مہینوں کے لیے) اب بھی نمایاں طور پر اپریل 2020ء کی سطح کے

³³ اجرتوں کو کھاد، سیمنٹ، دواسازی، کپاس، گھی اور خوردنی تیل اور سگریٹ سازی کے لیے رپورٹ کیا گیا ہے۔

³⁴ سیمنٹ کی صنعت میں اجرتوں کی منفی نمو کا سبب اساسی اثر ہے: فروری 2020ء کے بعد صنعت کی اجرتیں اکتوبر تا نومبر 2020ء میں بلند ترین تھیں۔

جدول 2.11: برطریاں روکنے کی ری فانس اسکیم (اسٹیٹ بینک روزگار اسکیم)

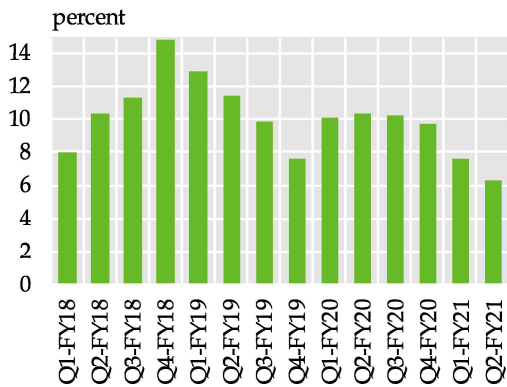
درخواست کردہ				منظور شدہ			
رقم	ملازمین	مجموعی کاروباری	ایس ایم ای کی	رقم	ملازمین	مجموعی کاروباری	ایس ایم ای کی
(ارب روپے)	(ہزار)	اکائیاں	تعداد	(ارب روپے)	(ہزار)	اکائیاں	تعداد
اپریل 20ء	76.3	527	238	16.2	115	124	32
مئی 20ء	36.3	356	351	42.3	366	584	224
جون 20ء	18.7	131	353	21.4	220	529	280
جولائی 20ء	96.3	557	208	51.0	275	461	217
اگست 20ء	27.3	186	187	64.4	397	509	174
ستمبر 20ء	21.3	174	290	29.9	218	455	248
اکتوبر 20ء	0.1	1	8	12.7	103	290	161
نومبر 20ء	-	-	-	0.3	2	7	1
کل	276.2	1,932	1,635	238.2	1,696	2,959	1,337

ماخذ: بینک دولت پاکستان

تقریباً 85 فیصد درخواستوں کی منظوری دی گئی اور منظوری کا اوسط وقت 25 دن تھا، جس سے کاروباروں کو بروقت فنڈز مہیا ہوئے۔

اسکیم کے تحت 1,337 ایس ایم ایز سمیت 2,959 کاروباری اداروں کے لیے 238.2 ارب روپے کی منظوری دی گئی، جس سے تقریباً 1.7 ملین ملازمین کی

شکل 2.21: تعمیراتی شعبے کی اجرتوں میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے لیے پاکستان دفتر شماریات کے قومی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے حاصل شدہ تعمیراتی شعبے کی اجرتوں کی شرح کا اشاریہ اجرتوں میں 6.9 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے۔³⁵ تاہم، تعمیراتی کارکنوں کی نامیہ اجرتوں میں مسلسل اضافے کے باوجود مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی سے اجرتوں میں نمو سست ہو گئی، جو سخت لاک ڈاؤن کی مدت ہے (شکل 2.21)۔ اس کا سبب کوڈ 19 کے سبب پناہ گزین کارکنوں کی جبری واپسی سمیت افرادی قوت کی اضافی رسد ہو سکتی ہے۔³⁶

اسارٹ لاک ڈاؤن، سازگار زرعی پالیسی اور برہدف مالیاتی اعانت کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں سے بھی روزگار کو تقویت ملی۔ روزگار کو تحفظ دینے کے لیے برطریاں روکنے کی ری فانس اسکیم برائے اجرت (جو ایس بی پی روزگار اسکیم کے نام سے بھی مشہور ہے) میں کاروباری اداروں کو اپنے اجرتی اخراجات کی ادائیگی میں مدد دینے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک کو 1.9 ملین ملازمین پر مشتمل 3,494 کاروباری اداروں کی درخواستیں موصول ہوئیں۔

³⁵ یہ انڈیکس صارف اشاریہ قیمت (پاکستان دفتر شماریات کا شائع کردہ) میں درج کردہ اوسط دیہی اور شہری اجرتوں کے اشاریہ کو ظاہر کرتا ہے۔

³⁶ مزید تفصیلات کے لیے براہ مہربانی باسکٹ 6.1 ملاحظہ فرمائیے: کوڈ 19 اور پاکستان میں پناہ گزینوں کی جبری واپسی: حکومت کی حکمت عملی اور درپیش دشواریاں (پاکستانی معیشت کی کیفیت کے بارے میں سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء)۔

میں کووڈ دھچکے کے مقابلے میں زیادہ حساس ہیں۔³⁷ ضمانت کی شرط کی وجہ سے ان کی قرض گیری کی صلاحیت محدود ہونے سے ان کی سیالیت کی پوزیشن کمزور ہو گئی تھی۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کو کارپوریٹ ضمانتوں پر روزگار اسکیم سے استفادے کی اجازت دی تھی، جبکہ کمرشل بینکوں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی کہ وہ ایس ایم ایز کو 5 ملین روپے تک (بلا ضمانت) قرضے فراہم کریں۔

برطرفی کو روکنے میں مدد ملی (جدول 2.11)۔ صنعتوں کے ابتدائی اور آخری مراحل پر منتقلی کے سبب اس کا اثر کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مئی 2020ء سے ایس ایم ای درخو است گزاروں کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا جب حکومت نے ایس ایم ایز کے لیے خطرے میں شرکت داری کا اعلان کیا۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ چھوٹی انٹرپرائزز دنیا بھر

37 ماخذ: ادائی سی ڈی (www.oecd.org/coronavirus/policy-responses/coronavirus-covid-19-sme-policy-responses-04440101/)